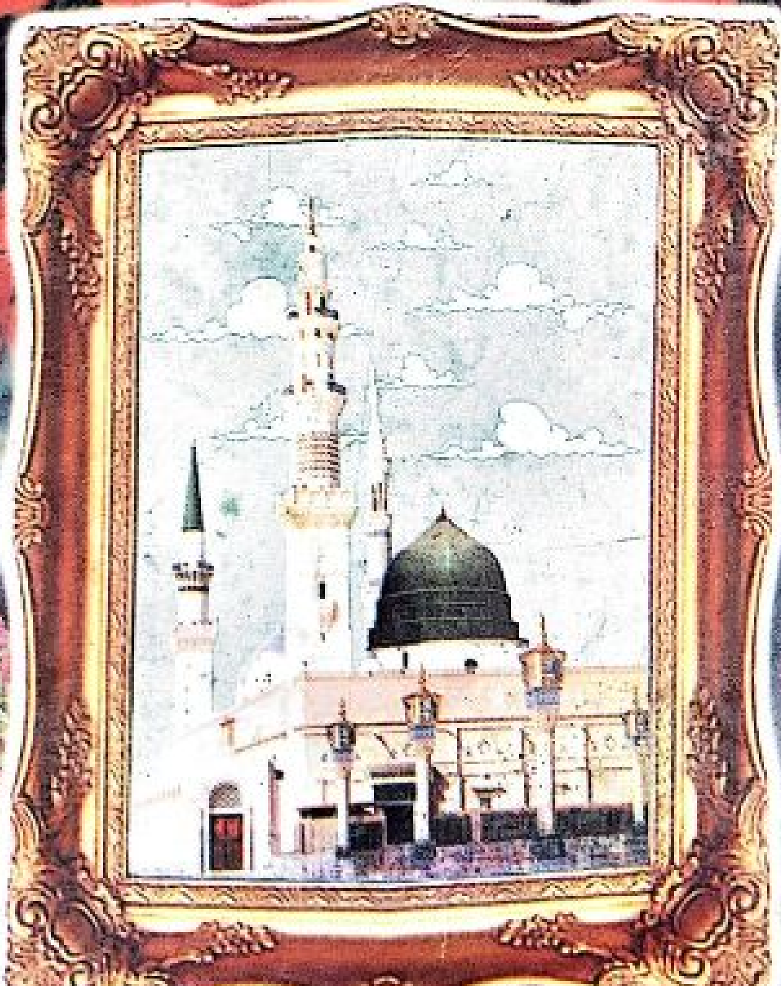
باغِ جنّت



ارشاد پبلیکیشنز

۲۱۹ - مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی

بہتان لگانے کی سزا

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مسلمان کو ایسی بات کی تہمت لگائے کہ وہ بات اس میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تہمت لگانے والے کو دوزخ میں ایسی جگہ ڈالے گا کہ جہاں دوزخی لوگوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا اور مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگانے والے کو دنیا میں بھی شرعی سزا یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے اس کے اسّی درّے مارے جائیں۔

ڈاکو اور چور کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ جو مرد چوری کرے اور جو عورت چوری کرے تو ان دونوں کے داہنے ہاتھ پہنچے پر سے کاٹ ڈالو۔ یہ ان کی کرتوت کے بدلے بطور سزا اللہ کی طرف سے ہے۔ ڈاکو اور لٹیرا جو راستوں میں یا آبادیوں میں لوٹ مار کرے اور کسی کا مال بھی لے جائے اور اس کو مار بھی جاوے تو اس کی دنیا میں یہ سزا ہے کہ حاکم وقت اسکے ہاتھ پاؤں کٹوا کر اس کو قتل کرائے یا اگر چاہے تو اس کو پھانسی دلوائے اور نیزے سے اس کا پیٹ پھاڑ دیا جائے کہ تڑپ کر اس کی جان نکل جائے اور تین روز تک سب کے سامنے پھانسی پر لٹکائے رکھیں (کنز الدقائق۔) اللہ کی پناہ! چوری کرنا اور لوٹ مار کرنا کتنا سنگین جرم ہے، چور اور ڈاکو کی دنیا اور آخرت دونوں خراب ہیں۔

لڑکیوں کو میراث کا حصہ نہ دینے کی سزا

میراث اس مال اور اسباب کو کہتے ہیں جسکو کوئی مرنیوالا چھوڑ کر مرجائے، اس مال اور اسباب میں وارثوں کا حق ہوتا ہے بعض مسلمان اس میں سے لڑکیوں کا حق ادا نہیں کرتے اور ہندوؤں کی طرح بیاہ شادی وغیرہ کے موقع پر کچھ دے کر پیچھا چھڑا لیتے ہیں۔ یہ بڑی حق تلفی ہے۔ اللہ و رسول کی مخالفت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص اللہ کا اور اسکے رسول کا کہا نہ مانے گا اور اللہ کے قانون اور ضابطوں سے نکل جائیگا تو اللہ تعالیٰ اسکو دوزخ میں داخل کرے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیگا اور اسکو ذلت کی مار دی جاوے گی (سورۃ النساء) اور ہادئ اعظم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض لوگ تمام عمر اللہ کی عبادت کرتے ہیں لیکن مرتے وقت میراث میں وارثوں کو نقصان پہنچاتے ہیں، ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سیدھا دوزخ میں پہنچا دیتا ہے، یاد رکھو جو شخص اپنے وارث

یعنی حقدار کو میراث کے مال سے محروم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کو جنت سے محروم کرے گا (ترمذی و مشکوٰۃ)

بس جو نیک بندے اللہ و رسول کا حکم سمجھ کر میراث کا مال تقسیم کرتے ہیں اور حصے داروں کو پورا پورا حصہ دیتے ہیں اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول کے حکم پر چلیں گے تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اُن کو جنت کے ایسے باغوں میں لے جا داخل کرے گا جن کے مکانوں کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (سورۃ النساء) فائدہ

اب ہر مسلمان سمجھ لے کہ چاہے اللہ و رسول کی نافرمانی کرکے دوزخ خرید لے اور چاہے تابعداری کرکے جنت خرید لے۔ مسلمان بھائیو! یہ دُنیا کی زندگی بہت تھوڑی ہے۔ اللہ و رسول کو راضی کرو اور جب کوئی مر جایا کرے تو اُس کا چھوڑا ہوا مال اور اسباب انصاف کے ساتھ عالموں سے دریافت کرکے حقداروں کو دے دیا کرو اور سب سے اچھا اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ اپنی زندگی میں ہی سب کے حصے تقسیم کر دیئے جائیں اور حقداروں کو راضی کر لیا جائے

کافروں کے طریقے اختیار کرنے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ط

یعنی، اور جن لوگوں نے ہماری نافرمانی کی اُن کی طرف نہ جھکنا ورنہ اُن کی طرح تم کو بھی دوزخ کی آگ لگے گی (سورۃ ہود)

فائدہ، مطلب یہ ہے کہ اے مسلمانو! ہمارے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ چھوڑ کر تم کافروں اور فاسقوں کا طریقہ اختیار مت کرو ورنہ تم بھی ان کی طرح دوزخ کا مزا چکھو گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی قوم کا سا طریقہ اختیار کرے تو وہ اُسی قوم میں سے ہے (احمد ابو داؤد) فائدہ

قرآن و حدیث سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ جو شخص اللہ و رسول کے بتلائے ہوئے طریقے کو چھوڑ کر کافروں اور فاسقوں کا سا طریقہ اختیار کرے تو وہ گناہ کرنے میں اُنہی کے برابر ہے۔ اللہ کی پناہ، اس لئے ہر مسلمان مرد اور عورت کو چاہیئے کہ ہر بات میں چال چلن میں صورت و شکل میں جینے، اور مرنے میں، بیاہ اور شادی میں، عبادت اور معاملات و عادات وغیرہ میں محبوب خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلاتے ہوئے طریقے پر عمل کرے اور سب طریقوں اور رسموں کو چھوڑ دے۔

رسم کفر و شرک تم سب چھوڑ دو | رشتۂ الفت کو اس کے توڑ دو
کفر کی جو رسم کرتے ہو تم | قبر اپنی آگ سے بھرتے ہو تم

رسم ہوئے خوب یا ہوئے بُری | بھیڑ و بکرے کے گلے پر تم چھری
مت کرو بہر خدا وہ رسم بد | جبکہ تم پاؤ نہ حضرت سے سند

جان و دل سے راہِ سنت پر چلو
اور جو راہیں ہیں اُن پر مت چلو

مُسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔
قیامت میں ہر ایک آدمی اسی حالت میں اُٹھایا جائے گا کہ جس حال میں وہ مرا ہوگا۔ فائدہ:۔ اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایمان کے ساتھ مرا ہے تو ایماندار ہی اٹھایا جائے گا اور اگر بے ایمان مرا ہے تو بے ایمان ہی اُٹھایا جائے گا اور فاسق و فاجر یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے خلاف حالت میں مرا ہے تو اسی حالت میں اُٹھایا جائے گا۔ بس اسی میں خیر اور بھلائی اور نجات ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پاک پر چلے اور مرے۔

بیوہ کے نکاح کو عیب سمجھنے کی سزا

ہندوؤں کی صحبت کی وجہ سے جہاں اور بہت سی رسمیں مسلمانوں کے گلے کا ہار بن گئی ہیں۔ اسی طرح ایک یہ رسم بھی ہندوستان کے بعض مسلمانوں میں آگئی کہ بیوہ عورت کے نکاح کو عیب سمجھتے ہیں ایمان اور عقل کی بات یہ ہے کہ جس طرح پہلے نکاح کو خوشی سے کرتے ہیں اسی طرح بیوہ کا نکاح خوشی سے کر دیا کریں۔ اللہ و رسول کے حکم کو عیب سمجھنا بے ایمانی کی نشانی ہے جس کی سزا دوزخ ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی بیبیاں تھیں سوائے حضرت عائشہؓ کے وہ کنواری تھیں، باقی اور سب بیوہ تھیں، سب کے ایک ایک دو دو نکاح پہلے ہو چکے تھے' اللہ کی پناہ۔ کیا تمہاری عزت اُن سے بھی بڑھ گئی، سب جانتے ہیں کہ بیوہ کے بٹھانے میں بعض جگہ ایسی خرابی ہوتی ہے کہ ساری عزت خاک میں مل جاتی ہے۔ حکایت ہے کہ:۔

ایک بڑی نیک بخت بڑھیا نے اپنے مرنے کے وقت عورتوں کو جمع کیا اور نصیحت کی کہ بہنو بیٹیو خبردار ہو جاؤ کہ جب کوئی بی بی بیوہ ہو جاوے تو اس کا نکاح ضرور کر دیا کریں اور بیوہ کو بھی چاہیئے کہ وہ ظاہری شرما شرمی کو چھوڑ کر اللہ و رسول کا حکم سمجھ کر نکاح کر لیا کرے اسی میں بہتری ہے عزت ہے۔ میں نے اس دنیا کے سمندر میں بیوہ ہو کر اسّی برس ایسی مشکل حالت میں گزارے ہیں کہ میرا ہی دل جانتا ہے، اللہ ہی نے مجھے بچایا۔ ورنہ خبر نہیں کہ کہاں کہاں منہ کالا کرتی۔ میں امید کرتی ہوں کہ سعادت مند بیبیاں اور سعادت مند مرد میری اس سچی خیر خواہی کی نصیحت پر پورا پورا عمل کریں گے، لو اب میں دنیا سے رخصت ہوتی ہوں۔ اور کلمہ شریف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بلند آواز سے پڑھ کر رخصت ہو گئیں۔ مسلمان بھائیو اور بہنو! کافروں کی رسموں کو چھوڑ دو، دیکھو! ہمارے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری چھٹی ہوئی سنّت کو جاری کرے گا اُس کو سو شہیدوں کے برابر ثواب ملے گا۔ اسی طرح جو بیوہ بی بی اللہ و رسول کا حکم سمجھ کر نکاح کرے گی۔ اس کو بھی یہ ثواب ملے گا۔

البتہ اگر کسی ضروری وجہ سے نکاح کرنے کو دل نہ چاہے اور گناہ کرنے کا بھی ڈر نہ ہو یا بچوں کے پلنے میں خلل ہو ایسی حالت میں نکاح نہ کرے تو کچھ حرج نہیں بلکہ بے شمار ثواب ملتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ نصیحت فرمائی۔ ؎

تین چیزوں کو نہ کرنا تم دیر سے
جلد ہوویں جس قدر بھی ہو سکے

جب جنازہ دیکھ لے اے دلنواز
اس کی پڑھ جا کر کے تو فوراً نماز

جس گھڑی وقتِ نماز آئے تیرا
کر تو اول وقت اس کو ادا

جب کسی جا دیکھ لے بیوہ کو تو
کر نکاح جلدی سے اس کا نیک خو

کتا اور تصویر رکھنے کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :۔

جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس میں فرشتے نہیں جاتے (بخاری شریف) فائدہ

جس گھر میں کتا یا تصویر ہو یا غسل کی حاجت والا مرد یا عورت ہو جو سستی سے پڑا رہے اور نماز کا وقت ٹال دے تو اس گھر میں وہ فرشتے نہیں جاتے جو رحمت اور برکت لے کر اترتے ہیں فرشتوں کو ایسی چیزوں سے بہت نفرت ہے لیکن جو فرشتے ہمارے عمل لکھتے ہیں یا جان نکالتے ہیں وہ خدا کے حکم کو پورا کرنے کے لئے ایسی جگہ بھی جاتے ہیں اگرچہ اُن کو تکلیف ہوتی ہے ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔

تصویر بنانے والے کو قیامت میں بڑی سخت سزا ہوگی اور تصویر بنانے والوں کو حکم ہوگا کہ ان تصویروں میں جان بھی ڈالو اور وہ جان نہیں ڈال سکیں گے لیکن اللہ تعالیٰ اُن میں جان ڈال دے گا اور اُن بنانے والوں کا سر پیٹنے کے لئے اُن کو مقرر کر دے گا ۔

مسئلہ :۔ کتے کو شکار کے لئے یا مکان اور باغ یا کھیتی کی حفاظت کے لئے رکھنا درست ہے مگر اُس کو کھلا نہ چھوڑے کہ لوگوں کو نہ ستائے ۔ ایسی ضرورت میں کتے رکھنے کا گناہ نہ ہوگا مگر رحمت کے لانے والے فرشتے پھر بھی نہ آئیں گے

ٹخنوں سے نیچے تہبند یا پائجامہ رکھنے کی سزا

رحمتِ عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :۔

ٹخنوں سے نیچا تہبند یا پاجامہ پہننے والا دوزخ میں جاوے گا ۔ (بخاری شریف) فائدہ

تہبند یا پاجامہ ٹخنوں سے اونچا رکھنا چاہیئے ، ورنہ اللہ کے رسول کا حکم نہ ماننے کی وجہ سے دوزخ میں جانا پڑے گا ۔ یہ ایک ایسا ڈرانے والا حکم ہے کہ اس کو سن لینے کے بعد مسلمان کو چاہیئے کہ ٹخنوں سے نیچا تہبند اور پاجامہ

پہننا چھوڑ دے۔ البتہ عورتوں کو درست ہے کہ اتنا نیچا پہنیں کہ پاؤں بھی چاہے ڈھک جائیں۔

رشتہ داروں کو چھوڑ دینے کی سزا

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:۔

رشتے داروں سے قطع تعلق کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ (بخاری شریف) فائدہ

ذرا ذرا سی بات میں جھگڑے فساد کھڑے کر لیتے ہیں، کہیں شادی کے معاملے میں روٹھ گئے کہ ہمارے کہا نہیں کی، کہیں رسم ورواج کی باتوں پر بگڑ گئے، کہیں جائیداد وغیرہ کے مقدموں میں پھنس گئے، کہیں لین دین اور بات چیت اور کھانے پینے وغیرہ پر اکڑ گئے اور ملنا جلنا چھوڑ بیٹھے، ایسی باتوں کا بہت جلد شرع کے موافق فیصلہ کر کے اتفاق سے رہنا چاہئے اور ایک دوسرے کی مدد کریں، مال سے جان سے۔

دیکھو ایک روٹی اللہ کے واسطے کسی فقیر کو دو گے تو دس روٹیوں کا ثواب ملے گا، اور اگر ایک روٹی اپنے کسی رشتہ دار غریب بھائی بہن، پھوپھی، خالہ، چچا، تایا وغیرہ کو دو گے تو بیس روٹیوں کا ثواب ملے گا، اسی طرح روپے پیسے اور کپڑے وغیرہ کے دینے میں سمجھ لو، اب خود سمجھ سکتے ہو کہ نفع کس بات میں ہے۔

مسئلہ:۔ اگر کسی رشتہ دار سے خلافِ شرع کام کرنے پر ناراضگی ہو جیسے نماز نہ پڑھتا ہو، روزے نہ رکھتا ہو یا شراب پیتا ہو، جوا کھیلتا ہو، بدکاری وغیرہ برا کام کرتا ہو ایسی حالت میں اس سے ملنا جلنا چھوڑ دینا درست ہے مگر جب وہ توبہ کرلے اور برے کام چھوڑ دے تو پھر میل جول کر لینا چاہئے۔

مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ، میرے رشتے دار ہیں میں ان کے ساتھ سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے بدسلوکی کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ نیکی کرتا ہوں، وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں، میں ان سے نرمی کرتا ہوں، وہ مجھ پر سختی کرتے ہیں اور گالیاں تک دیتے ہیں، حضور نے فرمایا اگر یہ سچ ہے جو تم کہتے ہو تو رشتے دار تمہارے ساتھ بدسلوکی کرنے کی سزا پائیں گے اور دوزخ میں جائیں گے، تم تسلی رکھو اور تم ان کے ساتھ احسان کرنے سے انکے سامنے بے عزت اور ذلیل نہ ہو گے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری مدد کیواسطے ایک فرشتہ مقرر رہے گا جبتک تم اپنے اس طریقے پر عمل کرتے رہو گے۔ فائدہ۔

اس حدیث شریف سے رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی اور سلوک کرنے کا اور ان کے ستانے کا اور اس پر صبر کرنے کا ثواب معلوم ہوا۔ اور بدسلوکی کرنے والوں کی سزا معلوم ہوئی جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔

اپنی جان کے حقوق

معلوم ہونا چاہیئے کہ ہماری جان کا مالک اللہ ہے اُس نے ہم کو امانت کے طور پر دے رکھی ہے اور اُس کی حفاظت کا ہم کو حکم دیا ہے اپنے اختیار سے اُس کی صحت اور قوت میں فرق نہ آنے دیں اور کوئی کام ایسا نہ کریں کہ جس سے جان پریشان ہو کیونکہ جب جان پریشان ہوگی تو اُس کی قوت وصحت میں فرق آئے گا پھر دین اور دنیا کے کاموں میں بھی فرق پڑ جائے گا اس لئے اپنے اختیار کی باتوں کے کرنے میں احتیاط رکھیں جیسے بہت کھا لینا یا نقصان دینے والی چیزوں کا برتنا۔ یا میاں بیوی کو صحبت میں زیادتی کرنا یا جن کاموں کی سہار نہ ہو اُن میں پڑنا یا آرام طلب بن جانا۔ کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرنا چھوڑ دینا یا نفل عبادت میں زیادتی کرنا یا مال کو فضول اڑانا۔

دیکھو! حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ :-

تم نفل عبادت میں زیادتی نہ کرنا کیونکہ تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے۔ زیادہ جاگنے اور عبادت کرنے سے قوت وصحت میں فرق آئے گا۔ فائدہ۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ نفل عبادت نماز۔ روزہ یا کوئی اور وظیفہ ہو اس کو اتنا نہ بڑھا لے کہ قوت و صحت میں فرق آئے۔ اور ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ :-

مسلمان کو نہ چاہیئے کہ اپنی جان کو ذلیل اور پریشان کرے یعنی بُرا کام کرکے ذلیل ہونا یا جس کام کی سہار نہ ہو اُس میں پڑ کر پریشان ہونا۔ اگر کوئی تکلیف کی بات غیر اختیاری خدا کی طرف سے آ پڑے جیسے کوئی بیماری یا تنگدستی یا بے روزگاری یا کسی عزیز کا مر جانا وغیرہ تو اُس پر صبر کرے، بے صبری سے جان پریشان ہوگی اور قوت و صحت میں فرق آئے گا پھر نہ دین کا کام ہوگا اور نہ دنیا کا۔ ؎

کام کرنے کا سلیقہ چاہیئے	اور بے کاری سے بچنا چاہیئے
دیکھتے کیا ہو بُرائی غیر کی	عیب اپنا بھی تو دیکھنا چاہیئے
پہلے کوشش چاہیئے ہر کام کی	پھر خدا پر چھوڑ دینا چاہیئے
دوسروں کو جس میں پہنچے فائدہ	کوئی تو ایسا کام کرنا چاہیئے
ہو بُرے لوگوں کا جس جا پہ گذر	ایسی مجلس میں نہ جانا چاہیئے

دی خدا نے عقل و جاں ہوش و حواس
ٹھیک راہ پر اُن کو لگانا چاہیئے

رحمت عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ :۔

جو مسلمان حلال مال اس لئے کمائے کہ بھیک مانگنے سے بچا رہے اور اس کمائی سے اپنے بال بچوں کے حق ادا کرے اور ہمسائے پڑوسی کا بھی خیال رکھے تو قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔ فائیدہ :۔

اس حدیث شریف سے کاروبار، محنت مزدوری کرنے کی اور حلال مال کمانے کی اور بیوی بچوں کی خدمت اور پرورش کرنے کی بزرگی معلوم ہوئی اور بیکاری اور آرام طلبی کی جڑ ہی کٹ گئی۔

مشہور ہے کہ :۔ کر مزدوری ، اور کھا چوری۔

مظلوم کو تکلیف دینے کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :۔

مظلوم یعنی کمزور کی بد دعا سے بچو، اگرچہ مظلوم کافر ہی ہو (بخاری) فائیدہ

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ کسی مسلمان کو بلکہ کافر کو بھی ناحق تکلیف دینا اور ستانا درست نہیں، کیونکہ مظلوم کمزور اور بیکس ہوتا ہے اس کی بد دعا تیر کی طرح لگتی ہے اس لئے ظلم وستم سے بچنا ضروری ہے۔

غصہ کرنے کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے عرض کی :۔

یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے کہ جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپ نے فرمایا "غصہ مت کرنا" بس تیرے لئے جنت ہے، پھر حضورؐ نے اپنے دوستوں سے فرمایا کہ تم اپنے اندر پہلوان کس کو سمجھتے ہو۔ عرض کیا گیا، جس کو آدمی گرا نہ سکے۔ حضورؐ نے فرمایا وہ پہلوان نہیں، بلکہ پہلوان وہ ہے جس کو غصے کے وقت اپنے اوپر قابو رہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ میں ایک ایسا دروازہ ہے جس میں سے کوئی شخص داخل نہ ہوگا، مگر جو اللہ کو ناراض کرکے اپنا غصہ پورا کرے۔ فائیدہ :۔

اللہ و رسول کی نافرمانی دیکھ کر غصہ کرنا تعریف کے قابل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے اور ایسا غصہ کرنا درست ہے اور فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو دیر میں غصہ آتا ہے اور جلدی اتر جاتا ہے اور بعض لوگوں کو جلدی غصہ آتا ہے اور جلدی اتر جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں کہ ان کو غصہ جلدی آنکے اور دیر میں اترتا ہے ان میں اچھا وہ ہے جس کو غصہ دیر میں آئے اور جلدی اتر جائے۔

خوب سمجھ لو، غصّہ آدمی کے دل میں ایک آگ کی چنگاری ہے کہ تم نے اُس کی آنکھوں کا سُرخ ہونا اور گردن کی رگوں کا پھُول جانا دیکھا ہوگا، یہ آگ کی گرمی کا اثر ہے۔ بس جب غصّے کا اثر معلوم ہو تو عاجزی کے ساتھ زمین کو لپٹ جائے اور خیال کرے کہ مَر کر خاک میں ملجاؤں گا ؎

حرص و غصّہ بُغض و کینہ غیبت و مکر و فریب — رات دن کرتا ہے عمرِ بے بہا کیواسطے

ہے بکثرِ زر پہ لا حاصل کہ بعد از مرگ بس — ایک ہی رستہ ہے سب شاہ و گدا کیواسطے

حق کی نافرمانیوں سے باز آ تو باز آ — آگ دوزخ کی بھڑکتی ہے سزا کیواسطے

کام دوزخ کے کرے اور جنّت کا ہو اُمیدوار

قصرِ جنّت تو بنا ہے پارسا کے واسطے

پُورا مسلمان کس کو کہتے ہیں ؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص پورا مسلمان اور ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اُس کے نزدیک اُس کی جان اور اُس کے ماں باپ اور اولاد سب آدمیوں اور چیزوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں (بخاری و مسلم)

ف :۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جس آدمی نے اپنے دل کی خواہش کو مٹایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے حکموں پر چلا اور سب چیزوں سے زیادہ آپ کی محبت کو دل میں بسایا اور آپ ہی کی محبت میں مر گیا وہی پورا مسلمان اور پکّا ایماندار ہے۔ ؎

یا الٰہی دے محبت نبی کی — ہے دل میں باقی نہ اُلفت کسی کی

روگ جتنے ہیں دل کے سب کھوئے ، — مجھے عشقِ محمد میں ڈبوئے

نکاح کرنے کا بیان

جس مرد یا عورت کو کوئی مجبوری نکاح سے رکنے کی نہ ہو تو اس کے لئے اصلی حکم یہی ہے کہ وہ نکاح کر لے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ :۔

محتاج ہے محتاج ہے وہ مرد جس کے بیوی نہ ہو۔ آپ کے اصحابوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر وہ مالدار ہو تو کیا پھر بھی محتاج ہے ، آپ نے فرمایا ہاں چاہے وہ کتنا ہی مالدار ہو۔

پھر حضورؐ نے فرمایا " محتاج ہے وہ عورت محتاج ہے وہ عورت کہ جس کا شوہر نہ ہو،
عرض کی گئی یارسول اللہؐ اگر وہ عورت مالدار ہو تو کیا پھر بھی وہ محتاج ہے، فرمایا ہاں! چاہے وہ کتنی
ہی مالدار ہو ، ف

یہ بات دیکھنے میں بھی آتی ہے کہ آدمی کتنا ہی مالدار ہو مگر بغیر بیوی کے آرام نہیں ہوتا اور جس
عورت کے شوہر نہ ہو اُسے بھی راحت نہیں ملتی ۔

حضورؐ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :-

اے جوانوں کی جماعت جو شخص تم میں سے اپنے گھر کا خرچہ اٹھا سکتا ہے یعنی بیوی کے لئے مکان
روٹی، کپڑا اِن سب چیزوں کا انتظام کر سکتا ہو تو اس کو نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ نکاح نظر کو نیچی رکھنے
والا اور شرم گاہ کو برے کام سے بچانے والا ہے ۔ ف

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جو آدمی بیوی کے حقوق ادا نہ کر سکے اس کو نکاح نہ کرنا چاہئے
ورنہ دونوں کی زندگی خراب ہو جائے گی ۔ اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ سر پر رہے گی ۔

نکاح کرنے کی بزرگی ،

رحمت عالم حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

جب مرد اپنی بیوی کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور بیوی اپنے شوہر کو محبت کی نظر سے دیکھتی
ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے اور بیوی بچے والے شخص کی دو رکعت نماز
پڑھ کر ہے اس شخص کی بیاسی رکعتوں سے جو بیوی نہ رکھتا ہو اور اولاد جنت کے پھول ہیں، جیسے جنت
کے پھولوں سے فرحت ہوگی ویسی ہی فرحت دنیا میں اولاد کو دیکھ کر ہوتی ہے اور اولاد بے نکاح
کے حاصل نہیں ہو سکتی ۔ غرضیکہ نکاح کرنے میں بہت سے فائدے ہیں سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ آدمی بُرے
کام سے بچ جاتا ہے ۔ نیت خراب نہیں ہوتی اور میاں بیوی کا پاس بیٹھ کر باتیں کرنا، ہنسی دل لگی کرنا نفل
نمازوں سے بھی بڑھ کر ہے ۔ بس جو مرد یا عورت خدا سے ڈر کر اس لئے نکاح کرے کہ میں بُرے
کام سے بچوں گا تو وہ خدا کے پیاروں میں ہو جاتا ہے ۔ اسی طرح وہ آدمی بھی خدا کے پیاروں میں ہو جاتا
ہے جو نکاح کرانے میں جانی یا مالی مدد کرتا ہے ۔

حضرت فاطمہؓ کا ذکر شریف

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بیٹیوں سے چھوٹی بیٹی ہیں، اور مرتبہ میں سب سے بڑی اور بہت ہی پیاری بیٹی ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بڑی مقبول ہیں، اور کربلا کے جانے والے مظلوم شہید اعظم کی والدہ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنی جان کا ٹکڑا فرمایا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ میری فاطمہ جنت میں سب عورتوں کی سردار ہیں اور جس بات سے میری فاطمہؓ کو تکلیف ہوتی ہے اس بات سے مجھ کو بھی تکلیف ہوتی ہے، اسی لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت فاطمہؓ کی زندگی میں دوسرا نکاح کرنا جائز نہیں تھا کہ اس سے آپ کو رنج ہوتا، اور آپ کے رنج سے حضورؐ کو رنج ہوتا، حضور کو اپنی تابعدار بیٹی سے ایسی محبت تھی کہ جب آپ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضورؐ آپ کو دیکھ کر محبت کے جوش میں کھڑے ہو جاتے اور آپ کی پیشانی پر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھا لیتے تھے۔ فائدہ

مسلمان بھائیو اور بہنو! دیکھو حضرت فاطمہؓ کا یہ عالیشان مرتبہ اور اللہ و رسول کی یہ محبت چاہت تابعداری کی وجہ سے تھی، اگر اللہ و رسول کا پیارا بننا چاہتے ہو تو دین کی باتوں پر مضبوطی سے چلو۔

حضرت فاطمہؓ کے نکاح کا بیان

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی بابت یہ بیان اس لئے لکھا جاتا ہے کہ مسلمان بھائی اور بہنیں اس بیان سے سبق حاصل کریں کیونکہ آج کل لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور طریقے کو چھوڑ دیا ہے اور رسم و رواج میں ایسے ڈوب گئے ہیں کہ لڑکے اور لڑکی کا نکاح کرنا مشکل ہوگیا ہے۔ اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اپنے پاؤں میں آپ کلہاڑا مارنا اور مصیبت خریدنا ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی بابت سب سے پہلے اس عظیم الشان نعمت کی درخواست حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے کی۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے کم عمر ہونے کا عذر فرمادیا، پھر حضرت علیؓ نے شرماتے ہوئے عرض کی آپ بہت خوش ہوئے اسی وقت آپ پر اللہ تعالیٰ کا حکم بھی آگیا آپ نے ان کا پیغام منظور فرمالیا۔ سبق سیکھو۔ اس سے معلوم ہوا کہ رشتہ کرنے کے وقت جتنی رسمیں لوگوں نے نکال رکھی ہیں سنت کے خلاف ہیں۔ بس زبانی بات چیت کافی ہے۔ اس وقت حضرت فاطمہؓ کی عمر ساڑھے پندرہ برس کی اور حضرت علیؓ کی اکیس برس کی تھی۔

اس سے معلوم ہوا کہ اس عمر کے بعد نکاح میں دیر کرنا اچھا نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دولہا عمر میں دولہن سے کسی قدر بڑا ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاص خادم حضرت انس سے فرمایا کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور کچھ انصاری لوگوں کو بلا لاؤ۔ ف: سبق سیکھو۔ اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کے وقت اپنے عزیز و اقارب اور دوستوں کو بلا لینے میں کچھ حرج نہیں۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ نکاح کی شہرت ہو جائے گی، مگر لوگوں کے جمع کرنے میں بہت کوشش نہ کی جائے۔ وقت پر بلا تکلف دو چار آدمی بلا لئے جائیں۔ وہ سب حضرات حاضر ہو گئے اس وقت حضرت علیؓ موجود نہیں تھے، حضورؐ نے ایک خطبہ پڑھ کر عصر کے وقت نکاح کر دیا یعنی سب کے سامنے فرمایا کہ میں نے اپنی بیٹی فاطمہؓ کا نکاح علیؓ کے ساتھ کر دیا۔ پھر کسی وقت حضرت علیؓ ملے تو ان سے بھی فرما دیا کہ میں نے اپنی بیٹی فاطمہؓ کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا۔ انہوں نے منظور کر لیا۔ سبق سیکھو۔

اس سے معلوم ہوا کہ باپ کا چھپے چھپے پھرنا سنت کے خلاف ہے اور چار سو مثقال چاندی مہر مقرر ہوا جو ہمارے حساب سے قریب ڈیڑھ سو روپے کے ہوتا ہے۔ سبق سیکھو۔

اس سے معلوم ہوا کہ مہر طاقت سے زیادہ باندھنا بھی سنتؐ کے خلاف ہے۔ پھر چھوارے تقسیم کئے گئے اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو اپنی خادمہ حضرت اُمّ ایمنؓ کے ساتھ حضرت علیؓ کے گھر بھیج دیا۔

مسلمان بھائیو اور بہنو! دیکھو یہ دو جہان کی شاہزادی کی شادی اور رخصتی ہے۔ اگر شہنشاہِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تو اللہ تعالیٰ آپ کو زمین و آسمان کے خزانے خرچ کرنے کے لئے دے دیتا، مگر آپ نے اس میں بھی آخرت کے نفع کو مقدم رکھا اور اُمت کی خیر خواہی مدِنظر رکھی کہ اُمت خرچ وغیرہ بڑھا کر مصیبت میں نہ پڑے۔ قربان ہوں ہم اُس نبی کریم رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ نکاح و شادی کرنے کا بھی ہم کو آسان راستہ بتلا گئے کہ اُس میں نہ بھات کی لات نہ بارات کا ساتھ۔ نہ گانا نہ بجانا۔ نہ رات ہی کو بارات کا آنا۔ نہ کوئی برادری کی دھوم نہ دھام۔ نہ باجہ نہ پٹاخا۔ نہ کوئی گولہ۔ نہ ڈوم نہ حجام۔ نہ ہیر نہ پھیر۔ نہ روپوں پیسوں کی بکھیر نہ دھیانیوں کا نیگ نہ برادری کی دیگ۔ نہ کوئی ریشمیں جوڑا نہ سہاگ پوڑا۔ نہ دولہا کے رشتہ داروں کے کپڑوں کا جوڑا۔ نہ کھلانا نہ پلانا اور نہ نائیوں کا گنوانا۔

پھر حضورؐ عشاء کی نماز پڑھ کر حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے اور اُن سے پانی منگوایا۔ وہ ایک لکڑی کے پیالے میں پانی لے آئیں۔ سبق سیکھو۔

اس سے معلوم ہوا کہ نئی دولہن کو ایسی شرم کرنا کہ جس میں چلنا پھرنا، کھانا پینا اور اپنے ہاتھ سے کام کاج کرنا سب چھوڑ دیا جاوے یہ بھی سنت کے خلاف ہے۔

ایک حکایت ہے کہ، ایک لڑکی کا نکاح ہوا اور وہ اپنے شوہر کے گھر آئی۔ گھر برادری کی عورتوں سے بھرا ہوا تھا۔ ساری رات شرم کی وجہ سے لڑکی نے پیشاب روکنے کی تکلیف اٹھائی۔ آخر مجبور ہو کر پیشاب کی ضرورت بتلائی لڑکی وزن میں بھاری تھی بیت الخلاء تک ایک عورت اُس کو اُٹھا کر لے گئی جب قدمچے پر اُتارنے لگی تو دونوں پاخانہ پر گر پڑیں اور پاخانہ میں دونوں کے کپڑے بھر گئے۔ چوٹ الگ آئی۔

بیبیو! دیکھا تم نے سنت کے خلاف کام کرنے سے دنیا میں بھی تکلیف اور ذلت ہوئی کہ خوب ہنسی اُڑی۔ اور آخرت کی تکلیف سر پر موجود رہی اور اس شرم میں نمازوں کا چھوڑ دینا تو بڑے غضب کی بات ہے۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن اس پانی میں ڈالا اور اس پانی کو حضرت فاطمہؓ کے چہرے پر اور سینے پر اور کندھوں کے درمیان کمر پر چھڑکا اور یہ دعا فرمائی۔

"اے اللہ فاطمہؓ کو اور اس کی اولاد کو تیری حفاظت میں دیتا ہوں اُن کو شیطان کے مکر و فریب سے بچانا"۔ پھر اسی طرح پانی چھڑکنا اور دعا کرنا حضرت علیؓ کے ساتھ بھی کیا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ جاؤ اللہ کے نام کی برکت کے ساتھ آرام کرو۔ اور حضور تشریف لے آئے۔

اگر لڑکی کا گھر نزدیک ہو تو یہ عمل کرنا باعث برکت ہے (از تواریخ حبیب اللہ)

حضرت فاطمہؓ کا جہیز

سُوت کی دو پرانی چادریں، ایک لحاف، ایک گدا السی کی چھال سے بھرا ہوا۔ ایک تکیہ چمڑے کا کھجور کی شاخوں سے بھرا ہوا۔ ایک لکڑی کا پیالہ، ایک مٹی کا گھڑا، مشک پانی کے لئے ایک چکی اور ایک چارپائی۔ دو بازو بند چاندی کے، ایک مسواک یہ چند چیزیں تھیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر طاقت اور گنجائش ہو تو ضرورت کی ایسی چیزیں دینا جائز ہیں اور یہ بھی سمجھنے کی بات ہے کہ جو کچھ دینا دلانا ہوتا ہے اپنی اولاد کے ساتھ سلوک کرنا ہے پھر لوگوں کو دکھانے کی کیا ضرورت ہے مسلمانو! اس دکھاوے سے اور برادری کے جمع کرنے سے باز آجاؤ۔ اسی نے لڑکے لڑکی کی شادی مصیبت بنا دی ہے اس گھر پھونک تماشے سے بچو۔

حضرت علیؓ کا ولیمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ولیمہ یہ تھا کہ قریب ساڑھے تین سیر جو کے آٹے کی روٹیوں کا کھجوروں سے میٹھا کیا ہوا مالیدہ۔ بس وہی دوستوں کو ایک ایک لقمہ کھلا دیا گیا۔ نہ آپ نے ولیمہ کرنے کے لئے قرض لیا۔

اور نہ طاقت سے زیادہ خرچ کیا نہ نام کرنا چاہا نہ خرچ بڑھایا۔ بس سنت کے موافق ولیمہ یہ ہے کہ بغیر بناوٹ اور دکھلاوے کے اپنی طاقت اور گنجائش کے موافق کھانا دانا کرنا درست ہے اور باعث برکت ہے

مسواک کرنے کے فائدے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر مجھ کو امت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو مسواک کا کرنا فرض کر دیتا۔ مسواک کرنے کے بہت سے فائدے ہیں۔ سب سے چھوٹا فائدہ یہ ہے کہ منہ صاف ہوتا ہے اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ مرنے کے وقت کلمہ شریف منہ سے نکلے گا جو مرنے والے کی بخشش کا ذریعہ ہے مسواک کرنے سے اللہ و رسول خوش ہوتے ہیں اور جس وضو میں مسواک نہ کی ہو اس سے ستر حصے زیادہ ثواب اس وضو میں ملتا ہے جس میں مسواک کی ہو۔

حضرت فاطمہؓ کے موٹے کپڑے

رحمتِ عالم حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے حضورؐ نے دیکھا کہ حضرت فاطمہؓ سوت کے موٹے موٹے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ حضورؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور فرمایا " پیاری بیٹی دنیا تکلیف کی جگہ ہے۔ صبر کا مقام ہے خوب مضبوطی سے رہو۔ اللہ کے بندے غریبی سے گھبرایا نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ تم کو اس دنیا کی تکلیفیں اٹھانے کے بدلے جنت میں بڑی بڑی نعمتیں بخشے گا۔

حضرت فاطمہؓ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں۔ حضورؐ نے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ بھوک کی وجہ سے چہرہ اترا ہوا ہے۔ حضورؐ نے آپ کے پیٹ پر ہاتھ مبارک رکھ کر یوں دعا کی " اے اللہ پیٹ بھرنے والے بھوکوں کے اور اونچا کرنے والے نیچوں کے میری فاطمہ کا رتبہ بلند کر اور بھوک کی تکلیف سے اس کو بچا۔ اسی وقت آپ کا چہرہ خوشی سے سرخ ہوگیا، اور بھوک کی تکلیف سے جاتی رہی۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ اس مبارک دعا کے بعد پھر مجھ کو کبھی بھوک کی تکلیف نہیں ہوئی۔

ایک دفعہ آپ ایک روٹی کا ٹکڑا لے کر حضورؐ کی خدمت میں آئیں اور عرض کی ابا جان میں نے ایک روٹی پکائی تھی۔ اس میں سے یہ ٹکڑا آپ کے لئے لائی ہوں حضورؐ نے کھالیا اور فرمایا۔ بیٹی آج تین روز کے بعد یہ روٹی کا لقمہ تیرے باپ کے پیٹ میں گیا ہے، اللہ اکبر کیا نرالی شان ہے باپ کی اور بیٹی کی

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ   کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ   صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت فاطمہ رضؓ کا چکی پیسنا

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھوں سے چکی پیسی تھیں آپ کے نازک ہاتھوں میں نشان پڑ گئے تھے اور چولہے کی آنچ سے بڑی تکلیف ہوتی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کا بہت فکر تھا۔ ایک دفعہ شہنشاہ دوعالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لونڈی غلام غنیمت میں آئے۔ حضورؐ نے اپنے اصحابؓ کو تقسیم کر دیئے۔ حضرت علیؓ نے آپ سے فرمایا کہ فاطمہؓ تم بھی کوئی لونڈی غلام لے آؤ۔ کام کاج کی تکلیف سے بچ جاؤ۔ آپ حضورؐ کے ہاں تشریف لے گئیں۔ اس وقت حضورؐ گھر میں نہ ملے۔ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہہ کر چلی آئیں۔ جب حضورؐ تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ فاطمہؓ آئی تھیں۔ ان کو ایک خادم کی ضرورت ہے۔ حضورؐ عشاء کی نماز پڑھ کر حضرت فاطمہؓ کے ہاں تشریف لے گئے اور بیٹھ کر فرمایا کہ بیٹی! تم میرے پاس خدمت گار لینے گئی تھیں۔ پیاری بیٹی خدمت گار تو دنیا میں آرام دیتا ہے۔ میں تم کو ایک ایسا وظیفہ بتلاتا ہوں جو آخرت میں آرام اور نفع پہنچائے جب سونے لگو۔ تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ۔ اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ۔ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ تابعدار بیٹی اور تابعدار داماد نے اپنے سچے غمخوار کا فرمان عالیشان دل وجان سے قبول کیا اور کبھی زندگی بھر اس وظیفے کو نہ چھوڑا اور خدمت گار نہ ملنے کا کبھی دل میں خیال بھی نہ لائے۔ سبحان اللہ، کیا خوب تعلیم ہے شہنشاہ دوعالم کی۔ کہ ہر جگہ آخرت کو دنیا پر مقدم رکھنا سکھلاتے تھے۔ حالانکہ خدمت گار دے کر ان کو تکلیف سے بچانے کی قدرت بھی تھی۔ مگر اس دنیا کے دکھ درد کی سہار کرنا ہی ان کے لئے آخرت کی عیش اور بھلائی کا عمل اختیار فرمایا ؎

میرا دل اور میری جان مدینے والے	تیرے اوپر ہوں قربان مدینے والے
گل کے مطلوب کا محبوب ہے مقبول ہے تو	اللہ اللہ تیری شان مدینے والے
کام آتی ہے تیری ذات ہر دکھیا کے	میری مشکل بھی ہو آسان مدینے والے
تیرا در چھوڑ کے جاؤں تو کہاں جاؤں	میرے آقا میرے سلطان مدینے والے
کیا خبر میرے گناہوں کا کیا ہو انجام	اڑ رہے ہیں میرے اوسان مدینے والے

تیری ہی محبت میں دنیا سے اٹھ جاؤں
یہی عاشق کی ہے پہچان مدینے والے

مسلمان بھائیو! اور بہنوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرو غربت اور کلفت میں صبر کرو حضرت فاطمہؓ کے حالات شریفہ سے سبق سیکھو۔ خدا کو راضی کرو اور جنت حاصل کرو۔ جو وظیفہ بیان ہوا ہے تسبیح فاطمہؓ کے نام سے مشہور ہے بہت ہی عالیشان وظیفہ ہے پانچوں نمازوں کے بعد بھی خوش قسمت بندے پڑھتے ہیں اور سوتے وقت بھی پڑھا جاتا ہے دن بھر

کی تکلیف بھی اُتر جاتی ہے اور ثواب بھی بے شمار مِل جاتا ہے ۔

بیوی کے حقوق جو مَرد کے ذمّہ ہیں

جاننا چاہیئے کہ نکاح کی وجہ سے جو دنیا اور آخرت کے فائدے حاصل ہوتے ہیں وہ میاں بیوی میں محبّت اور اتفاق ہو تب حاصل ہوتے ہیں ۔ محبت اور اتفاق کا ذریعہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کے حقوق معلوم ہوں اور ان کو ادا بھی کرتے ہوں ۔ اس لئے لبطور نمونہ کچھ حقوق لکھے جاتے ہیں تاکہ معلوم کر کے عمل کیا جائے ۔

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے : اے ایمان والو ! تم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں ۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :-

ہر ایک تم میں اپنے ماتحت پر اختیار رکھتا ہے اس لئے ہر ایک سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے سپرد جو چیزیں تھیں اُن میں تم نے کیا کیا ۔ جیسا کہ عورت کے ذمّہ مرد کا گھر ہوتا ہے اور اس کے بچوں پر بھی اختیار ہوتا ہے[1] اور اس سے بھی گھر والوں کے بارے میں پوچھ ہوگی کہ تم نے اپنے گھر والوں کے حق ادا کئے ہیں یا نہیں !

قرآن وحدیث بتلا رہے ہیں کہ مردوں اور عورتوں کے ذمّہ کچھ حقوق ہیں جن کے بارے میں اُن سے پُوچھ ہو گی ۔ تو ہر مرد اور عورت کے لئے یہ بات ضروری ہوئی کہ اپنے کو اور اپنی اولاد کو دوزخ کی آگ سے بچا دے اور اُن کو شرع کے خلاف کاموں سے روکنے کی کوشش کرے ۔ اَب ہم اپنی حالت میں غور کریں کہ ان حکموں کے ساتھ کیا برتاؤ کر رہے ہیں اور اُن کو اللہ و رسول ؐ کے حکموں کے موافق ادا کرتے ہیں یا نہیں ؟ ۔ تو غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ تو مرد ہی اُن حقوق کو ادا کرتے ہیں جو اُن کے ذمّہ ہیں اور نہ عورتیں ادا کرتی ہیں ۔ عورتیں بس اتنا سمجھتی ہیں کہ مردوں کو کھلا دیا ۔ پلا دیا ۔ اور اگر کوئی بچہ ہوا تو اس کو ٹہلا دیا ۔ سُلا دیا اور اُن کو یہ خبر نہیں ہوتی کہ ہماری آمدنی کتنی ہے اور کہاں خرچ کرنے کی ضرورت ہے اور کتنا خرچ کرنا چاہیئے ۔ نہ خرچ کرنے کا خیال نہ اولاد کو دین سکھانے کا خیال ۔ اسی طرح مردوں کو اس کا خیال نہیں ہوتا کہ دنیا کے حقوق کے ساتھ عورتوں کے دینی حقوق بھی ہمارے ذمّہ ہیں ۔ گھر میں آ کر یہ تو پوچھتے ہیں کہ کھانا تیار ہوا ہے یا نہیں ۔ مگر یہ کبھی نہیں پوچھتے کہ تم نے نماز بھی پڑھی ہے یا نہیں ۔ مگر جب مرد ہی بے نماز ہیں تو عورتوں کو نمازی کیسے بنائیں اور بعض مرد ایسے ہیں کہ عورتوں کے دنیاوی حقوق بھی ادا نہیں کرتے ۔ بیوی سے بالکل بے فکر رہتے ہیں یہاں تک کہ گھر میں بھی نہیں سوتے اور بیوی کے اس حق سے غافل ہیں حالانکہ رات کو اُس کے پاس گھر میں سونا بھی اس کا شرعی حق ہے ۔ بعض مرد عورتوں سے بولتے بھی نہیں ۔ بعض اُن میں سے ایسے بھی ہیں کہ جو بزرگ اور دیندار بھی کہلاتے ہیں اور کسی بزرگ سے مرید بھی ہیں نماز روزے کے اور ذکر کے پابند ہیں ۔

[1] تو اس سے پوچھا جائے گا کہ تم نے اپنے مرد کے گھر اور بچوں کے ساتھ کیا برتاؤ کیا اسی طرح ہر مرد اپنے گھر میں اختیار رکھتا ہے ۔

اپنے نزدیک جنت خرید رہے ہیں، مگر بیوی کے حقوق سے غافل ہیں، یاد رکھو! بیوی کا یہ بھی حق ہے کہ ایک وقت میں اُس سے بات چیت بھی کی جائے اور اس کی تکلیف کی اور آرام کی باتیں سنی جاویں اور دل لگی کی باتوں سے اس کو خوش کیا جاوے، مگر اس حق سے دُنیادار اور دیندار سب ہی غافل ہیں۔ بعض مرد بات بات میں عورتوں کی خطائیں نکالتے ہیں اور اسی وجہ سے بولنا چھوڑ دیتے ہیں بلکہ گھر میں سونا بھی چھوڑ دیا جاتا ہے۔ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ بیوی پر بھی ایسا رُعب جمائیں جیسا کہ نوکروں پر جمایا کرتے ہیں یہ نہایت سنگدلی ہے۔

بھلا غور تو کیجئے! کیا آپ اپنے دوستوں پر ایسا رعب جما سکتے ہیں جیسا کہ نوکروں پر جمایا جاتا ہے۔ ہرگز نہیں اور اگر آپ ایسا کریں گے تو سارے دوست آپ کو چھوڑ کر الگ ہو جائیں گے۔ دوستوں کے ساتھ نوکروں کا سا برتاؤ کوئی عقلمند آدمی نہیں کر سکتا۔

دیکھو! تجربہ کی بات ہے کہ جس وقت آدمی پر کوئی مصیبت آتی ہے تو سب یار دوست الگ ہو جاتے ہیں اور ماں باپ تک بھی آدمی کو چھوڑ دیتے ہیں مگر بیوی ہر حالت میں مرد کا ساتھ دیتی ہے اور بیماری میں جیسی راحت بیوی سے پہنچتی ہے کسی بھائی بندسے بھی نہیں پہنچتی اس سے صاف ظاہر ہے کہ بیوی کے برابر دنیا میں مرد کا کوئی دوست نہیں، پھر کیا یہ ستم ہی نہیں ہے کہ مرد اُن کو نوکروں کے برابر کرنا چاہتے ہیں اور کیا یہ ظلم نہیں ہے کہ اِن کو پاؤں کا جوتا سمجھا جائے؟

صاحبو! اُن کو تو اپنے گھر کا چراغ اور آبادی کا ذریعہ سمجھنا چاہیئے۔ کیا یہ غضب ہی نہیں ہے کہ اگر بیوی کسی وقت بات چیت میں بطور ناز کوئی بات کہہ دے تو اس کو یہ سزا دی جاتی ہے کہ بات چیت اور ملنا ملانا سب چھوڑ دیا جاتا ہے اور گالی گلوچ سے پیش آتے ہیں اور اُس کو گھر سے دھکے دیئے جاتے ہیں اور بیکس مظلوم کو گھر سے نکال کر کہہ دیتے ہیں کہ چلی جا جہاں تیرا دل چاہے اور وہ بیکس سوائے رونے کے کچھ نہیں کر سکتی۔ حالانکہ اس کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اُس کے ساتھ ہنسی اور دل لگی اور اُس کے ناز نخرے کو گوارا کیا جائے، اور اس کی بے تمیزی کو برداشت کیا جائے۔ ان حقوق کو مردوں نے بالکل ہی چھوڑ دیا ہے یوں چاہتے ہیں کہ عورتیں باندیوں کی طرح تابعدار ہو کر رہیں اور ہماری کسی بات کا اُلٹ جواب نہ دیں۔ بعض مرد یہ چاہتے ہیں کہ عورتیں ہماری طرح تمیزدار اور سلیقہ مند ہو کر رہیں اور جب کسی عورت سے کوئی بات بے تمیزی کی ہو جاتی ہے تو اس پر سخت سزا دی جاتی ہے۔ یاد رکھو، ایک حق عورتوں کا یہ بھی ہے کہ اُن کی بے تمیزی کو برداشت کیا جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے اس لئے اس کی عادتوں میں ٹیڑھا پن لازمی ہے اگر اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو ٹوٹ جائے گی۔ بس اس سے نفع اُٹھانا ہے تو ٹیڑھے پن ہی کے ساتھ نفع اُٹھاتے رہو اور مناسب بھی یہی ہے کہ عورتوں میں تھوڑی سی بے تمیزی بھی ہو۔ کیونکہ زیادہ

تو بے تمیز وہی ہوتی ہیں جو سیدھی سادھی ہوتی ہیں اور ایسی عورتیں پارسا ہوتی ہیں اور جو بڑی تمیزدار اور سلیقہ مند ہوتی ہیں وہ بہت چالاک ہوتی ہیں۔ شرم و حیا بھی ان میں کم ہوتی ہے اور جو سیدھی سادی ہیں وہ اپنے مرد کی تابعدار اور جاں نثار ہوتی ہیں یہاں تک دیکھا گیا ہے کہ وہ خود بیمار ہیں اٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہیں مگر اسی حالت میں اگر کہیں مرد بیمار ہو گیا تو اپنی بیماری کو بھول جاتی ہیں۔ اب ان کو کسی طرح چین نہیں پڑتی ہر وقت مرد کی خدمت میں لگی رہتی ہیں اور یہ تو روزمرہ کی بات ہے کہ عورتیں خود کھانا آخیر میں کھاتی ہیں اور سب سے پہلے مردوں کو کھلاتی ہیں اور بعض دفعہ آخیر میں کوئی مہمان آ گیا تو خود بھوکی رہیں گی اور وہ کھانا مہمان کے واسطے بھیج دیں گی۔ اگر اس کے کھانے کے بعد کچھ بچ گیا تو کھا لیا ورنہ فاقہ کر لیا۔ اگر مرد کبھی آدھی رات کو سفر سے آ گیا تو اسی وقت اپنا آرام چھوڑ کر اس کے لئے کھانا پکائیں گی اور اس کی خدمت میں لگ جائیں گی تو اس طرح کی عورتیں جو مرد پر مرمٹیں زیادہ تر وہی ہوتی ہیں جو تھوڑی سی بے تمیز بھی ہوں۔ تمیزداروں میں یہ باتیں نہیں ہوتیں۔ اگر آپ یہ کہیں کہ عورتوں کی بے تمیزی سے دل تو دکھتا ہے، تکلیف ہوتی ہے تو اس کا علاج یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ان کو دین کی کتابیں پڑھاؤ یا سناؤ۔ علم دین سے ان کی عادتیں درست ہو جائیں گی۔ خدا کا خوف دل میں پیدا ہوگا۔ مرد کے حقوق معلوم ہوں گے۔ باقی یہ امید مت رکھو کہ وہ بالکل تم جیسی ہو جائیں گی کیونکہ ان میں جو پیدائشی کجی ہے وہ نہیں جا سکتی اس لئے مرد کو اتنا سخت مزاج نہ ہونا چاہیئے کہ بیوی کی ذرا ذرا سی بے تمیزی پر غصہ کیا کرے۔ بعض مرد ایسے ظالم ہوتے ہیں کہ آپ تو خوب بنے ٹھنے رہتے ہیں اور بیوی کو بھنگیوں کی طرح رکھتے ہیں نہ اس کے کپڑوں کا خیال اور نہ کھانے کے لئے روٹی اور دال بلکہ ایک ایک پیسے سے اس کو تنگ رکھتے ہیں۔ یہ بڑی حق تلفی اور ظلم ہے۔ بعض مرد ایسی گندی طبیعت کے ہوتے ہیں کہ بدکار عورتوں میں اپنا منہ کالا کرتے ہیں اور ان کے گھروں میں حوروں کی مثل بیویاں موجود ہوتی ہیں ان کی طرف رخ بھی نہیں کرتے مگر ہندوستان کی عورتیں صابر و شاکر ہیں کہ وہ رونے دھونے کے سوا اور کچھ نہیں کرتیں۔ کسی کے سامنے اپنے مرد کا عیب نہیں کھولتیں۔ غرضیکہ ان خوبیوں کا بدلہ یہ ہے کہ بیویوں پر رحم کرو اور ان کے حقوق ضائع کر کے دوزخ نہ خریدو۔ سبق سیکھنے کے لئے تین حکایتیں لکھی جاتی ہیں

حکایت ۱۔ ایک بزرگ تھے ان کی بیوی بہت بدمزاج تھی ایک روز انہوں نے بیوی سے کہا کہ تو بڑی بدقسمت ہے تجھ کو میرے پاس رہتے ہوئے اتنا زمانہ گزر گیا مگر تیری بدمزاجی نہ گئی۔ بیوی نے کہا۔ میں بدقسمت کیوں ہوئی مجھ سے زیادہ کون خوش قسمت ہوگی کہ مجھ کو تم جیسا مرد ملا۔ بدقسمت تو تم ہو کہ تم کو بدمزاج بیوی ملی۔ یہ جواب سن کر ان بزرگ نے فرمایا کہ تم جیتی اور میں ہارا۔ اللہ کے نیک بندوں نے عورتوں کے ستانے پر ہمیشہ صبر کیا ہے کیونکہ بیوی کی بے تمیزی کو برداشت کرنے سے بڑا ثواب ملتا ہے۔ درجے بلند ہوتے ہیں۔

اللہ و رسول کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

حکایت نمبر ۱۔ ایک تحصیلدار بڑے دیندار آدمی تھے اُن کی بیوی کم عقل اور بڑی غرچیلی تھی۔ مگر تحصیلدار کی یہ حالت تھی کہ اکثر اس کی باتیں کرتے ہوئے کہا کرتے کہ میری پاگل کی یہ بات ہے۔ آج میری پاگل نے یہ غلطی کی۔ آج میری پاگل نے یہ نقصان کیا۔ غرض میری پاگل کہہ کر نام لیتے تھے۔ کسی نے کہا کہ تحصیلدار صاحب پھر بھی آپ اُن کو چاہتے ہیں۔ کہنے لگے کہ بھائی وہ شریف بہت ہے اور شریف عورتوں میں جہاں بہت سی بے تمیزی اور تکلیف دینے کی باتیں ہوتی ہیں وہاں ایک کمال اُن میں ایسا ہے کہ ہزاروں تمیزداریاں اُن پر قربان ہیں۔ وہ ایسی شریف ہیں کہ اگر ان کو ایک کونے میں بٹھلا کر کوئی سفر میں جاوے اور دس برس میں آوے تو اسی کونے میں عزت آبرو کے ساتھ اُن کو بیٹھا پاوے گا۔ بس اسی کمال کی وجہ سے میں اپنی پاگل کو چاہتا ہوں۔ واقعی شریف عورتوں کو اپنے گھر کے کونے کے سوا دُنیا کی کچھ خبر نہیں ہوتی چاہے اُن پر کچھ بھی گذر جائے مگر وہ اپنے کونے سے الگ نہیں ہوتیں۔ سبحان اللہ! کیسی شان کا کمال ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کمال کی تعریف یوں فرماتے ہیں۔

الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ

یعنی پاکدامن ہیں اور بھولی بھالی سیدھی سادی ہیں ایمان والی ہیں۔ چالاک نہیں ہیں۔

واقعی نقشہ کھینچ دیا اور یہ خوبی عورتوں میں پردے کی وجہ سے ہوتی ہے کہ ان کو اپنی چار دیواری کے سوا دُنیا کی کچھ خبر نہیں ہوتی۔ جب اللہ تعالیٰ عورتوں کے بھولے اور سیدھے پن کی اور بے خبری کی تعریف فرماتے ہیں تو سمجھ لو اسی میں خیر ہے اور ہزاروں خبرداریاں ایسی بے خبری پر قربان ہیں، کہ شوہر کے گھر سے الگ ہونا ان کو گوارا نہیں ہوتا تو جہاں اُن میں بے تمیزی وغیرہ ہے وہاں یہ خوبیاں بھی تو ہیں کہ تمہاری خدمت کرتی ہیں جس نے سو دفعہ آرام پہنچایا ہو اُس سے اگر کبھی تکلیف بھی پہنچ جاوے تو اس کو زبان پہ نہ لانا چاہیئے بلکہ اُن کی خدمت پر نظر کر کے اُن کی بے تمیزیوں کو برداشت کیا جائے۔

حکایت نمبر ۲۔ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مکان پر اپنی بیوی کی شکائت لے کر آئے اس وقت آپ کی بیوی صاحبہ آپ کو بُرا بھلا کہہ رہی تھی وہ شخص لڑنے کی آواز سُن کر لوٹنے لگے کہ حضرت عمر باہر تشریف لے آئے آپ نے اُن سے دریافت کیا تم کیوں آئے تھے؟ انہوں نے اپنی بیوی کی بدزبانی ظاہر کی اور کہا حضرت آپ کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے مگر آپ نے اُلٹ کر کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا کہ میری بیوی کے مجھ پر بہت سے حق ہیں اس لئے مجھے اُن کی سب باتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں ایک حق یہ ہے کہ مجھ کو دوزخ سے بچاتی ہے اور بُرے کام سے بچتا ہوں۔ دوسرا حق یہ ہے کہ وہ میرے

گھر کی چوکیدار ہیں۔ اس گھر کی حفاظت کرتی ہیں۔ تیسرا حق یہ ہے کہ میرے بچوں کو پالتی ہیں اور پیشاب پاخانہ صاف کرتی ہیں۔ چوتھا حق یہ ہے کہ مجھ کو کھانا پکا کر کھلاتی ہیں۔ پانچواں حق یہ ہے کہ میرے کپڑے دھو دیتی ہیں اور بھی بہت سی خدمتیں کرتی رہتی ہیں۔ پھر اگر وہ کبھی مجھ پر خفا بھی ہو جائیں تو انصاف کی بات یہی ہے کہ میں ان کی خفگی کو برداشت کروں اور اُلٹ کر جواب نہ دوں۔

آپ کی یہ نصیحت بھری باتیں سن کر وہ شخص کہنے لگے کہ حضرت میں اب سمجھا ہوں۔ واقعی بیوی کے بہت سے حق ہیں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی طرح عمل کروں گا اور وہ اپنے گھر آئے اور بیوی کے ساتھ بڑی نرمی اور خندہ پیشانی سے برتاؤ کرنے لگے اور بیوی نے لڑنا جھگڑنا سب چھوڑ دیا۔ دونوں محبت اور پیار سے رہنے لگے۔

بعض لوگ دوسرا نکاح کر لیتے ہیں حالانکہ دوسرا نکاح اس زمانے میں اچھا نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تم کئی بیویوں میں انصاف نہ کر سکو تو ایک ہی بیوی کافی ہے اور آجکل یہ بات ظاہر ہے کہ انصاف ہو نہیں سکتا اور جب اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق انصاف نہ کیا تو دنیا اور آخرت کی تباہی لازمی ہے۔

رحمتِ عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس مرد کے دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے لینے دینے میں اور کھانے پینے میں اور سونے وغیرہ میں برابری نہ کرے گا تو وہ مجھ سے گیا اور میں اس سے گیا اور وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا۔

یا اللہ تیری پناہ! جس کام سے تیرا رسول ناراض ہو سوائے دوزخ کے اس کا ٹھکانا کہاں ہے اور فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ تم سب میں وہ آدمی اچھا ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔

اے لوگو دیکھو! میں اپنی بیویوں کے ساتھ تم سب سے زیادہ اچھا برتاؤ کرتا ہوں۔

بعض مرد بیوی کا مہر جس کا ادا کرنا فرض ہے ادا نہیں کرتے بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ کسی طریقے سے دینا نہ پڑے اور بیوی چھوڑ دے یہ بھی حق تلفی ہے۔ البتہ اگر بیوی اپنی خوشی سے معاف کر دے تو اس کا احسان ہے۔ بعض مرد خدا سے نہ ڈرنے والے یہ ظلم کرتے ہیں کہ بیوی کو دین کی باتوں پر بُرا بھلا کہتے ہیں کہ تو بڑی پردے والی ملانی اور نمازن ہو گئی ہے ایسے الفاظ زبان سے نکلنے سخت گناہ ہیں۔ توبہ کرنا چاہیئے۔ بعض مرد ایسے ظالم ہوتے ہیں کہ خدا نے سب کچھ دے رکھا ہے مگر بیوی کو خرچ سے تنگ رکھتے ہیں۔ ایک ایک پیسے سے ترساتے ہیں۔ بیچاری ایسی حالت میں

بہت پریشان ہوتی ہے یہ بھی ظلم ہے بعض مرد شریعت کے حکم کے موافق بیوی کو رہنے کا مکان نہیں دیتے یہ بھی ظلم ہے ۔ یاد رکھو ! روٹی ۔ کپڑا ۔ رہنے کا مکان بیوی کو دینا واجب ہے ۔ بعض مرد ماں باپ وغیرہ کے کہنے سے اپنی مرضی کے خلاف شادی کر لیتے ہیں پھر بیوی کو تکلیف دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو پسند نہیں ۔ یہ بھی بڑا ظلم ہے اچھی بات یہ ہے کہ جہاں اپنی مرضی نہ ہو وہاں ہرگز شادی نہ کریں ورنہ دونوں کے لئے مصیبت ہی مصیبت ہے ایسے ہی ماں باپ وغیرہ کو چاہیئے کہ جہاں لڑکے یا لڑکی کی مرضی نہ ہو وہاں نکاح نہ کریں جبکہ یہ معلوم ہو جائے کہ لڑکے کی مرضی نہیں ہے بعض مرد بیوی کو دین کی باتیں نہیں بتلاتے حالانکہ یہ اس کا دینی حق ہے ۔

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ :۔

جو شخص اپنی بیوی کو ایک مسئلہ بھی بتلاتا ہے تو اس کو اسّی برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اس لئے ہر مرد کو ضروری ہے کہ اپنی بیوی کو پاکی ناپاکی وضو اور غسل کے اور نماز روزے وغیرہ کے سب مسئلے بتلا کے اور ثواب حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچے ۔ اسی طرح جو بیوی دین کی باتیں اور مسئلے سیکھے گی اس کو بھی ایسا ہی ثواب ملے گا اور جو نہ سیکھے گی دوزخ میں جلے گی ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ :۔

سب سے بڑی سخاوت اور خیرات یہ ہے کہ مسلمان دین کے مسئلے سیکھے اور پھر اپنے بھائی مسلمان کو سکھا دے

بس ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے کہ دین کے مسئلے جو بہت ضروری ہیں جن کی ہر وقت ضرورت پڑتی ہے خود بھی سیکھیں اور اپنی بیوی اور بچوں وغیرہ کو بھی سکھلا دیں ۔ ؎

علم دین سکھلائے زن کو بالضرور ۔۔۔ شرک اور بدعت سے رکھے اس کو دور
مہر و الفت میں رکھو تم اعتدال ۔۔۔ روٹی ، کپڑا اس کو دو تم حال حال
ایک تھے صاحب ولی اور پارسا ۔۔۔ اُن سے ایک دن ایک نے جا کر کہا
مرد و زن میں قاعدہ کیا چاہیئے ۔۔۔ کس طرح سے مل کے رہنا چاہیئے
تب کہا اُس نیک نے اے خوش خصال ۔۔۔ مرد و زن میں چاہیئے الفت کمال
زن سے کھیلے اور ہنسے یوں باوفا ۔۔۔ کھیلتے ہنستے تھے ۔ جیسے مصطفےٰ

اس طرح سے مل کے رہ تو زن کے ساتھ
جس طرح رہتی ہے جاں تن کے ساتھ

بیوی کو خوش کرنا اور تکلیف نہ دینا

رحمت عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔

جب کوئی مرد اپنی بیوی کا بوسہ لیتا ہے تو اس کو ہر بوسہ کے بدلے ہزار برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور جب گلے لگاتا ہے تو دو ہزار برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور جب صحبت کرتا ہے تو تین ہزار برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور جب غسل کرتا ہے تو چار ہزار برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے غرضیکہ دونوں آدمیوں کو اتنا بڑا ثواب ملتا ہے۔ (انیس الواعظین)

ارشاد فرمایا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ :۔

اے لوگو! تم عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور اُن کو ناحق مت ستاؤ اور اُن کے ساتھ اچھی عادتوں سے زندگی بسر کرو۔ اگر تم نے ان کو ناحق تکلیف دی اور اُن پر ظلم کیا تو اللہ تعالیٰ تم سے بدلہ لے گا۔ اس لئے مرد کو چاہیئے کہ اپنی بیوی کو ناحق تکلیف نہ دے۔ اس پر رحم کرے اُس کے ساتھ ہنسی مذاق اور دل لگی کرنے میں نفل نمازوں کے پڑھنے کا ثواب ملتا ہے مگر ہنسی مذاق ایسا کرے کہ اس کا دماغ خراب نہ ہو اور عادتیں نہ بگڑیں اور قدرت ہوتے ہوئے اُس کو خرچ سے تنگ نہ کرے۔ ؎

یہ لکھا قرآن میں ہے سر بسر | بے سبب عورت کو آزردہ نہ کر
جو کرے ناحق کسی زن پر ستم | اس کو حاصل حشر میں ہو رنج و غم
مصطفیٰ نے اس طرح سے ہے کہا | بے خطا ہرگز نہ ہو زن پر خفا

گر خطا اُس کی نہ ہو تو مت ستا
جان کر دوزخ میں تو ہرگز نہ جا

شریر عورتوں کو سزا دینے کا حکم

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ، اور جو عورتیں ایسی ہوں کہ تم کو اُن کی بدماغی کا اندیشہ ہو یعنی بدکاری کا ، تو اُن کو پہلے زبانی سمجھا دو ۔ اگر اس پر بھی نہ مانیں تو اُن کو لیٹنے کی جگہوں میں اکیلا چھوڑ دو ۔ اگر پھر بھی نہ مانیں تو اُن کو مارو ۔ اگر وہ تابعداری کرنے لگیں تو اُن پر بہانہ مت ڈھونڈو (پانچواں پارہ ، سورۃ النساء) فائدہ

حدیث شریف میں مارنے کی یہ حد ہے کہ ہڈی نہ ٹوٹے ۔ اگر پھر بھی درست نہ ہو اور جب نباہ ہونے کی کوئی صورت نہ ہو تو طلاق دے دینا چاہئے ، یہ نہ کریں کہ نہ طلاق دیں اور نہ رکھیں ، کہ یہ بھی ظلم ہے ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ، ایسے فتنے کے وقت جبکہ ہر طرف بے دینی ہو ۔

میں اپنی اُمت کے لئے مجرد اکیلا رہنا یعنی بے بیوی کے رہنے کو اور تعلقات چھوڑ کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر رہنے کو پسند کرتا ہوں ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ،

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کی ہلاکت اُس کی بیوی اور ماں باپ اور اولاد کے ہاتھوں ہوگی ، کہ یہ لوگ اس شخص کو غریبی اور تنگدستی کی وجہ سے تنگ اور شرمندہ کریں گے اور ایسی باتوں کو پسند کریں گے اور کہیں گے جن کو یہ نہ کر سکے گا اور اگر اُن کے کہنے میں آ کر ان بُرے کاموں میں پڑ گیا تو اس کا دین برباد ہو جائے گا ۔ جب دین گیا تو ہلاکت یعنی خدا کی پکڑ موجود ہے ۔ فائدہ

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جو شخص بیوی بچوں کے حقوق حلال آمدنی سے پورے ادا نہ کر سکے اس کے لئے بہتر اور اچھائی اسی میں ہے کہ نکاح ہرگز نہ کرے ۔ ایک طرف ہو کر اللہ کی یاد کرے ۔ سے

ایک نے پوچھا کہ ، یا حضرت نبی — مرد و عورت میں کس طرح ہو دشمنی
دیجئے تبلا مجھے یہ صاف صاف — کس لئے ہو مرد سے زن برخلاف
سن کے بولے یہ نبی لے ذی شعور — اس طرح سے یہ امر پایا ہے ظہور
بد تشکل ہو ہے دُعا ہو بد نطفہ — خود پسند اور خود بیں ہو جو بشر
پانچ باتوں سے ہو جس میں کوئی بات — زن رہے اس مرد سے بے التفات
اور جس عورت میں ہوں یہ فعل چار — مرد راضی ہو نہ اُس سے زینہار
وہ بازی کی جو رکھے دل میں چاہ — خرچ بیہودہ کرے جو خوامخواہ

عذر بے موقع کرے جو ماہرو !
بس انہی باتوں سے پڑتا ہے فتور

حجت و تکرار کی ہو جس میں خو
رنجش و تکرار پاتا ہے ظہور

مرد و زن میں مہر و الفت ہو اگر
زن سے دیکھے مرد جو رنج و عذاب

بعدِ مُردن پائیں وہ جنت میں گھر
ہے نبی ایوب کا اُس کو ثواب

اور جس زن کو نہ ہو دے رنج و غم
اُس پہ ہے اللہ اکبر کا کرم

شوہر کے حقوق جو بیوی کے ذمّہ ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مرد دو وجہوں سے عورتوں پر حاکم ہیں۔
ایک اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو یعنی مردوں کو دوسرے پر یعنی عورتوں پر بڑائی بخشی ہے اور دوسرے اس وجہ سے کہ مردوں نے اُن پر مال خرچ کیا ہے یعنی مہر اور نان و نفقہ کا ذمّہ لیا ہے بس جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کی اس بڑائی کا لحاظ کر کے اُن کے سامنے ان کی تابعداری کرتی ہیں اور اُن کے پیچھے بھی اپنی آبرو کی حفاظت کرتی ہیں۔ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو حفاظت کا حکم دیا ہے۔ (سورۃ النساء پانچواں پارہ)

فائدہ

دیکھو بیبیو ! اللہ تعالیٰ نے مردوں کو بڑی بڑائی دی ہے۔ اپنے مرد کا خوش رکھنا بڑی عبادت ہے اور اس کو ناراض کرنا بڑا گناہ ہے۔ ہمارے آقا محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ار سب سے اچھا خزانہ دنیا میں نیک عورت ہے کہ اس کا شوہر اُس کے دیکھنے سے خوش ہو جائے اور جب اس کا شوہر اس کو کوئی کام بتلائے تو اس کا کہنا مانے اور اس کے پیچھے بھی اپنی عزت آبرو کو بچائے سے

اے بہن یہ یاد رکھ ہر آن میں
عورتوں پر مرد کو حاکم کیا

حق تعالیٰ نے کہا قرآن میں
مرد کا عورت کو ہے خادم کیا

جو عورت اطاعت میں شوہر کی ہو
کہہ گئے ہیں اس طرح سے مصطفیٰؐ

سُرخرو جنت میں ہو وہ نیک خو
زن کے اوپر مرد ہے فرماں رواں

جو رکھے فرمان پر شوہر کے سر
ایسی عورت کو ملے جنت میں گھر

عورتوں کو جنّت کی خوشخبری

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھتی رہے اور رمضان شریف کے روزے رکھتی رہے اور اپنے بدن کو غیر مردوں سے چھپاتی رہی اور اپنے شوہر کی تابعداری کرتی رہے اور اُس کو خوش کرکے مرے تو وہ جنت میں جائے گی۔ بس جو بیوی دنیا میں یہ چار کام کرکے مرے گی اُس کے لئے آخرت میں جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے اور فرشتے اُس سے کہیں گے اے خوش نصیب بی بی جس دروازے سے تیرا دل چاہے جنّت میں چلی جا۔

ے

مصطفےٰ ایک دن کہیں کو جاتے گئے — بکریوں نے اُن کو واں سجدے کئے
وہ صحابی جو کہ حاضر تھے وہاں — عرض کی اے بادشاہِ انس جاں
جبکہ حیواں آپ کو سجدہ کریں — کس طرح خاموش ہم بیٹھے رہیں
دیجئے ہم کو اجازت اے رسول — تا کریں اس فیض کو ہم بھی حصول
مصطفےٰ نے سن کر فرمایا یہ تب — کس کو سجدہ ہے مناسب غیرِ رب
گر خدا یہ حکم دے دیتا مجھے — ہے روا ہر کس تجھے سجدہ کرے
میں یہ دنیا عورتوں کو حکم عام — شوہروں کو تم کرو سجدہ تمام
بی بیو! دیکھو تم ہی انصاف کر — ہے بزرگی شوہروں کی کس قدر

جو کرے شوہر کی خدمت اے حبیبؔ
بعدِ مُردن اس کو ہو جنّت نصیب

حضرت فاطمہؓ کا ایک قصّہ

ایک دفعہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گھبرائی ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں حضورؐ نے فرمایا بیٹی کیوں گھبرائی ہو۔ عرض کی ابا جی بات باتوں ہی باتوں میں میری زبان سے کچھ ایسی باتیں نکل گئیں کہ میرے شوہر علیؓ ناراض ہوگئے اُن کی ناراضگی سے مجھے اللہ کا خوف معلوم ہوا کہ شوہر کی ناراضگی، اللہ کی ناراضگی ہے۔ پھر میں نے اُن سے معافی مانگی۔ وہ میری خوشامد دیکھ کر ہنس پڑے اور مجھ سے راضی ہوگئے۔ حضورؐ نے فرمایا اے بیٹی اس خدا کی قسم جس نے مجھ کو سچا رسولؐ بنا کر

بھیجا ہے، اگر تمہاری موت اس حال میں آتی کہ تمہارے شوہر علیؓ تم سے ناراض ہوتے تو میں تمہارے جنازے پر نماز نہ پڑھتا۔

اے میری نورِ چشم! اگر کوئی عورت مریم علیہا السلام کی سی عبادت کرے اور اس کا شوہر اس سے ناراض ہو تو اللہ تعالیٰ ایسی عورت کی عبادت قبول نہیں کرتا۔ اور اللہ تعالیٰ اس عورت سے خوش ہوتا ہے جو اپنے مرد کو خوش رکھے، اور غیر مردوں سے اپنے کو چھپائے۔ فائدہ

سبحان اللہ رحمتِ عالم آپ کی شانِ عظیم کہ ہم غلاموں کو رہنے سہنے اور برتاؤ کرنے کے بھی طریقے بتلا گئے، میاں بیوی کے اختلاف اور جھگڑے مٹانے کے قاعدے بھی سکھا گئے، اُجڑتے ہوئے گھر بسا گئے۔

بی بیو! حضرت فاطمہؓ کے حال سے سبق حاصل کرو۔ ۵

بی بی فاطمہؓ کی جب شادی ہوئی
تب نبی نے یوں نصیحت ان کو کی
مت علیؓ کا دل دُکھانا فاطمہ
رب کرے گا نیک تیرا خاتمہ
کام وہ کرنا جو ہو ان کی رضا
اور دلاسا دلبری کرنا سدا
گر کرو گی ان کی تم فرماں بری
آخرت میں تم کو ہو گی بہتری

بیبیو! تم کو بھی لازم ہے یہی
حکم شوہر سے نہ ہونا باہر کبھی

دیندار عورت اپنے مرد کو بادشاہ بنا دیتی ہے

محسنِ اعظم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

جو عورت سات روز تک اپنے مرد کی دی ہوئی تکلیف برداشت کرے گی تو اس کو سات سو برس کی عبادت کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور دیندار عورت اپنے مرد کو بادشاہ بنا دیتی ہے کہ بے جا خرچ نہیں کرتی، ہر حالت میں صابر و شاکر رہتی ہے جس کی وجہ سے مرد پریشان نہیں ہوتا۔ دیندار بیوی کا مل جانا اللہ تعالیٰ کا ایک تحفہ ہے اور دنیا کی چیزوں میں سے اچھی چیز دیندار اور فرمانبردار بیوی کا ملنا ہے

جب علیؓ نے شادی کی کلثوم کی
وقتِ رخصت بات یہ اس سے کہی
جا کے شوہر کے یہاں کرنا وہ کام
جس سے ہو دنیا میں تیرا نیک نام
وہ کہے جس راہ تو اسی راہ چل
اس کے فرماں میں نہ لانا کچھ خلل
حکم شوہر جو بجا لائے گی تو
مستحق فردوس کی ہوئے گی تو

میاں بیوی کی لڑائی سے شیطان خوش ہوتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ سب سے اچھی عورت دنیا میں کون ہے؟ ارشاد فرمایا :- وہ عورت ہے کہ جب اس کا شوہر اُس کی طرف دیکھے تو اس کو خوش کر دے اور اس کا کہا مانے اور جان و مال میں کوئی بات اُس کی مرضی کے خلاف نہ کرے اور بغیر اُس کی اجازت کے گھر سے باہر نہ جاوے۔

اور ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ :-

شیطان ہمیشہ رات کو سمندر کے اوپر اپنا تخت بچھا کر اس پر بیٹھتا ہے اور اپنے سپاہیوں سے پوچھتا ہے کہ آج تم نے آدمیوں سے خدا کی کون کون سی نافرمانی کروائی۔ جواب میں کوئی کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کی نمازیں قضا کروا دیں۔ کوئی کہتا ہے میں نے خون کروا دیا۔ کوئی کہتا ہے میں نے شراب پلوائی۔ غرض اپنی اپنی کاروائی اور شرارتیں بیان کرتے ہیں تو شیطان خفا ہو کر کہتا ہے کہ دور ہو جاؤ تم نے آدمیوں کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچایا پھر ایک اور شیطان کہتا ہے کہ میں نے مرد اور بیوی میں لڑائی کرا دی، یہ بات سن کر شیطان بہت خوش ہوتا ہے اور خوشی میں خوب ناچتا کودتا ہے اور اس شیطان کو گلے لگا کر کہتا ہے کہ شاباش جیتے رہو، تم نے خوب کام کیا اور یہ کام سب تجھ سے کاموں سے بہترین کام ہے۔

فائدہ

مسلمان بھائیو اور بہنو! اس قصے سے سبق سیکھو اور آپس میں لڑائی جھگڑا کر کے شیطان کو خوش نہ کرو۔

ایک دن دختر کے گھر حضرت عمرؓ — اتفاقاً ہو گئے وہ خوش سیر

گھر میں تھا دختر کے فاقے کا ظہور — اور تھی دو دن کے فاقے سے وہ چور

جوششِ الفت سے اپنے باپ پاس — جا کے بیٹھی دخترِ خستہ حواس

ناگہاں شوہر بھی آیا اس کا گھر — وہ رہی بیٹھی اسی جا خوش سیر

اپنے شوہر سے کی نہ جب اس نے بات — دیکھ کر ناخوش ہوئے وہ باصفات

اپنی دختر کے طمانچہ مار کر — اُس سے یوں کہنے لگے حضرت عمرؓ

جب تلک شوہر نہ بخشے گا تجھے — خلد میں مشکل ہے ملنی جا تجھے

شوہر اگر ہو اپنا محتاج و فقیر — تاج سر کا اُس کو جانو اور امیر

کہہ کے یہ گھر آئے وہ عالی صفات — پھر کبھی دن یک نہ کی دختر سے بات

اے بیو! شوہر کا رتبہ دیکھیو — جان و دل سے اُس کا کہنا مانیو

عورتوں کی ناشکری

بعض عورتیں مردوں سے خرچ بہت مانگتی ہیں نہ حلال کا خیال نہ حرام کی پرواہ اور یہی کہتی ہیں کہ ہماری حالت تو دوزخ کی سی ہے۔ جیسے اُس کا پیٹ نہیں بھرتا اور یہی کہتی رہتی ہے کہ مجھے اور زیادہ دو۔ اسی طرح روپے، کپڑے، زیور وغیرہ سے ہمارا پیٹ ہی نہیں بھرتا۔ کتنا بھی دو سب خرچ ہو جاتا ہے۔ ایک لطیفہ ہے کہ:-

عورتوں کے پاس چاہے کتنے ہی کپڑے ہوں مگر یہی کہتی ہیں، کیا ہیں دو چیتھڑے اور جوتوں کے دو تین جوڑے ہوں گے تو کہیں گی کیا ہیں دو لیترے اور برتن کتنے ہی ہوں۔ کہتی ہیں کیا ہیں دو ٹھیکرے۔ غرضیکہ ہمیشہ اپنی چیز کو کم ہی بتلائیں گی کہ میرے پاس کیا ہے، کچھ بھی نہیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ تم عورتوں کے ساتھ عمر بھر سلوک اور بھلائی کرتے رہو پھر کوئی بات ان کی مرضی کے خلاف ہو جاوے تو صاف یہ کہیں گی۔ میں نے تم سے بھلائی نہیں دیکھی۔ روتے ہی آئی روتے ہی رہی اور روتے ہی روتے مر جاؤں گی، ماں باپ نے میری قسمت پھوڑ دی۔ مجھے ایسی آگ میں جھونک دیا۔ ہائے افسوس میری شادی ایسے گھر میں کی، غرضیکہ ساری عمر کے سلوک اور احسان کو ایک منٹ میں ختم کر دیتی ہیں اور اپنے شوہر کی شکایت اور اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتے ہیں۔ ؎

کرتی تھی عثمان رضؓ کی دختر نہاں	اپنے شوہر کی شکایت خود بیاں
اُڑتے اُڑتے یہ خبر پہنچی وہاں	سُن کے عثمان آئے دختر کے یہاں
ہو خفا اس کے طمانچہ مار کر	یہ کہا فرماتے ہیں خیر البشرؐ
اپنے شوہر کا گِلا جو زن کرے	حق تعالیٰ اُس کو جا دوزخ میں دے
جب باپ سے اپنے دختر نے خبر	یہ سُنی توبہ کی اس سے سربسر
بی بیو اُم کو ملے جنت میں گھر	گر چلو اُن بی بیوں کی چال پر

صبر سے اور شکر سے بنتا ہے کام
شوہروں کی تم کرو طاعت مدام

اپنی آبرو بچانیوالی عورت پر دوزخ حرام ہے

ہادیٔ برحق محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔

جو عورت اپنے مرد کے لئے بناؤ سنگار کرے اس کو دو برس کی عبادت کرنے کا ثواب ملے گا اور جو عورت بے اجازت اپنے شوہر کے گھر سے باہر جائے تو زمین و آسمان اور فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں جب تک وہ واپس نہ آئے، اور جو عورت غیر مرد کو اپنا بدن دکھاتی ہے تو اس کی ہر بد نظر کے بدلے اُس عورت پر تین سو ساٹھ لعنتیں برستی ہیں اور جو عورت غیر مرد سے پردہ کرے گی اور اپنے بدن کو چھپائے گی اُس کو دوزخ نہ جلائے گی اور جو عورت اپنے مرد کے پیچھے بھی اپنی آبرو بچائے گی اُس پر دوزخ حرام ہے اور جب کوئی عورت اپنے مرد کو دنیا میں تکلیف دیتی ہے تو جنت میں جو حوریں مرد کو ملیں گی وہ کہتی ہیں کہ خدا تجھے غارت کرے یہ تو تیرے پاس کچھ دنوں کا مہمان ہے بہت جلدی ہمارے پاس آ جائے گا۔ ؎

جب عمرؓ نے بیاہ دختر کا کیا
وقت رخصت کے اُس سے یہ کہا

دل دُکھانا اپنے شوہر کا نہ تُو
یاد رکھنا اس کو دل سے ماہرو

حجت و تکرار کی کرنا نہ خو
رُو برو آنکھیں کبھی کرنا نہ تُو

حکم شوہر کا بدل کرنا قبول
اور کبھی ہونا نہ تو اُس سے ملول

صبر کرنا رنج و محنت ہو اگر
تاکہ بدلے میں ملے جنت میں گھر

گر خطا کی اس میں تونے مہ جبیں
عمر بھر میں تجھ کو دیکھوں گا نہیں

طلاق مانگنے کا عذاب مہر معاف کرنے کا ثواب

رحمتِ عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔

جو عورت اپنی خوشی سے اپنا مہر معاف کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاتا ہے اور میں اس کی شفاعت کروں گا اور وہ جنت میں جاوے گی اور جس عورت کا مرد غریب ہو اور وہ عورت اپنے مال سے ایک درہم بھی اُس پر خرچ کرے گی تو اُس کو سات ہزار درہم اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا ثواب ملے گا۔ اس طرح سمجھو، کہ اگر کوئی عورت اپنے غریب شوہر پر اپنے مال سے ایک روپیہ خرچ کرے تو اُس کو سات ہزار روپے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور جب کوئی بیوی اپنے گھر میں

جھاڑ دیتی ہے تو اس کو کعبے شریف میں جھاڑو دینے کے برابر ثواب ملتا ہے اور ارشاد فرمایا ۔۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو عورت بلا سخت مجبوری کے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے اور مردوں کو بلا سخت مجبوری کے طلاق نہ دی جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے مردوں اور عورتوں کو پسند نہیں کرتا جو بہت سے مزے چکھنے والے ہوں ۔ فائدہ

سخت مجبوری یہ ہے کہ عورت بدکار ہو جاوے یا کوئی اور ایسی بات ہو جائے کہ جس کی وجہ سے اتفاق اور نباہ نہ ہو سکے تو طلاق دینا بہت اچھا ہے ۔ بلا سخت مجبوری کے طلاق دینے سے عرش بھی کانپ جاتا ہے سہ

بی بیو اس حال کو سنو غور سے
خدمت شوہر کرو ہر طور سے

رنج و راحت ساتھ اس کے سب سہو
جو رضا شوہر کی ہو اس پر چلو

زن رہے دوزخ میں وہ جلتی سدا
جس سے شوہر کا نہ حق ہووے ادا

طاعت شوہر میں رہنا چاہیئے
دکھ بھی ہو حاصل تو سہنا چاہیئے

حق نے دی ہے مصطفےٰ کو یہ خبر
زن مرے شوہر کے جو فرمان پر

بعد مُردن کے میں جنت اُس کو دوں
ساتھ تیرے مغفرت اس کی کروں

شوہروں کو جان سے جانو عزیز
جان و دل قربان کرو لے باتمیز

نیک زن ہر شخص کو اللہ دے
دور سب کو صحبتِ بد سے رکھے

عورتوں کی عزت اور شہادت

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ۔۔

اے عورتو! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ جب تم میں سے کوئی اپنے شوہر سے حاملہ ہوتی ہے اور اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو اس کو ایسا ثواب ملتا ہے کہ جیسا اللہ کے واسطے روزہ رکھنے والے کو اور ساری رات عبادت کرنے والے کو ملتا ہے اور جب اس کو دردِ زہ شروع ہوتا ہے تو اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایسا سامان چھپا کر رکھا ہے کہ زمین و آسمان کے رہنے والوں کو اس کی خبر نہیں اور جب وہ بچہ جنتی ہے اور بچے کو دودھ پلاتی ہے تو بچے کے ایک گھونٹ دودھ پینے پر اور ہر بار چوسنے پر اس کو ایک نیکی ملتی ہے اور بچے کی وجہ سے اس کو رات میں جاگنا بھی پڑے تو اس کو ستر ۷۰ غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور عورت کو شروع حمل سے لے کر بچے کے

بچنے اور دودھ چھڑانے تک ایسا درجہ ملتا ہے کہ جیسا اسلام کی حفاظت کرنے والے مجاہد کو سرحد پر رہنے سے ملتا ہے۔ اور اگر عورت اس درمیان میں مر جاوے تو اس کو شہادت کا درجہ ملتا ہے (ابن ماجہ)

بعض صورتوں میں نکاح کرنا درست نہیں

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک شخص اپنی بیٹی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور عرض کی یارسول اللہ یہ میری بیٹی نکاح نہیں کرتی، حضور نے اس لڑکی سے فرمایا کہ نکاح کے بارے میں اپنے باپ کا کہنا مانو، اس لڑکی نے کہا یارسول اللہ قسم ہے اس خدا کی جس نے آپ کو سچا دین دیکر بھیجا ہے میں نکاح نہ کروں گی جب تک آپ مجھے یہ نہ بتلادیں کہ مرد کا حق بیوی کے ذمہ کیا ہے؟۔

آپ نے فرمایا کہ ہر جائز کام میں اس کی تابعداری کرنا۔ لڑکی نے کہا قسم ہے خدا کی جس نے آپ کو سچا دین دے کر بھیجا ہے میں کبھی نکاح نہ کروں گی۔

اس پر حضور نے فرمایا کہ عورتوں کا نکاح جبکہ وہ اختیار رکھتی ہوں بغیر ان کی اجازت کے مت کرو۔ فائدہ۔ اس لڑکی کا عذر یہ تھا کہ میں شوہر کا حق ادا نہ کرسکوں گی۔ حضور نے اس کو مجبور نہیں کیا۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی عورت شوہر کا حق ادا نہ کرسکے اور برے کام کا خطرہ بھی نہ ہو تو وہ نکاح نہ کرے۔ یہ حدیث شریف پہلے نکاح کے بارے میں ہے۔ اور دوسرے نکاح کے بارے میں یہ حدیث ہے کہ:

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور وہ عورت جس کے رخسار محنت مزدوری سے بدرنگ ہو گئے ہوں گے قیامت کے دن اس طرح ہوں گے جیسے بیچ کی انگلی، اور کلمہ کی انگلی ملی جلی ہوتی ہیں بس جو عورت بیوہ ہو گئی ہو اور اس نے اپنے یتیم بچوں کی خدمت کے لئے اپنے آپکو قید کردیا ہو۔ یہاں تک کہ بچے پل گئے اور پھر جدا ہو گئے یا مر گئے۔ مگر یہ اسی وقت ہے جبکہ عورت کو یہ خطرہ ہو کہ نکاح کرنے سے بچے برباد ہوجائیں گے تو یہ عذر بیوہ کو نکاح نہ کرنے کے لئے درست ہے اور اس میں اس کو بڑا رتبہ ملے گا۔

شوہر کیساتھ برتاؤ کرنے کا طریقہ

بی بیو! اپنے شوہر کے ساتھ محبت رکھنا اور ہر جائز کام میں اس کا کہا ماننا اس سے اللہ و رسولؐ خوش ہوتے ہیں۔ دنیا میں عزت اور نیک نامی ہوتی ہے اور اپنے شوہر سے محبت نہ کرنا اور اس کا کہا نہ ماننا اور اس کے ساتھ لڑائی جھگڑا رکھنا اس سے شیطان خوش ہوتا ہے جو سب سے بڑا زہریلا سانپ انسان کا دشمن ہے اور دُنیا میں بھی ذلت اور بدنامی ہوتی ہے۔ زندگی وبالِ جان ہو جاتی ہے۔ راحت نصیب نہیں ہوتی۔ اس لئے شوہر کے ساتھ بقدر ضرورت برتاؤ کرنے کا طریقہ لکھا جاتا ہے۔ سمجھدار بیبیاں سبق حاصل کر سکتی ہیں۔

۱۔ دیکھو شوہر اور بیوی کا ایک ایسا رشتہ ہے کہ ساری عمر اسی میں کاٹنی پڑتی ہے۔ اگر دونوں میں محبت اور اتفاق رہا تو یہ بڑی عزت اور راحت کی چیز ہے اور اگر اس میں فرق آیا تو یہ بڑی کلفت اور مصیبت ہے۔ یاد رکھو اپنے مرد کے ساتھ خالی محبت کافی نہیں بلکہ اس کے مرتبہ کا خیال رکھو۔ اٹھنے بیٹھنے میں بات چیت کرنے میں بھی اس کا ادب کرنا ضروری ہے، چاہے وہ کتنا بھی ہنسی مذاق کرتا ہو۔

۲۔ اس کی آمدنی کے موافق خرچ کرو۔

۳۔ اگر کوئی تمہارے خلاف ہو اس کی سہار کرو اور ہمیشہ خوشی ظاہر کرو۔

۴۔ ہمیشہ بے جا خرچ سے بچو۔

۵۔ جو کچھ ملے غُرّے اپنا گھر سمجھ کر چٹنی روٹی بھی ہو تو کھا کر گزارہ کرو۔

۶۔ کسی بات میں ضد نہ کرو۔

۷۔ کبھی غصّے میں آکر اس کی شکایت نہ کرو۔

۸۔ اگر اس کو تمہاری کسی بات پر غصہ آگیا تو ایسی بات نہ کہو کہ اس کا غصّہ اور بڑھے۔

۹۔ اگر وہ تم سے خفا ہو جاوے تو تم ناک منہ چڑھا کر نہ بیٹھ جاؤ بلکہ عاجزی سے اپنا قصور معاف کراؤ چاہے تمہارا قصور ہو یا نہ ہو اور قصور معاف کرانے میں اپنی عزت سمجھو۔

۱۰۔ گھر کی چیزوں کو سلیقے سے رکھو یہ نہ ہو کہ ہر جگہ پڑی رہیں۔

۱۱۔ کسی کام میں حیلہ بہانہ مت کرو۔

۱۲۔ جھوٹ ہرگز نہ بولو کہ جھوٹ بولنے سے گناہ بھی ہوتا ہے اور اعتبار بھی اُڑ جاتا ہے۔

اگر وہ غصّے میں آکر کچھ بھلا بُرا کہے تو اس کی سہار کرو۔ جواب مت دو۔ تم دیکھو گی کہ غصّہ اُترنے کے بعد وہ خود شرمندہ ہوگا۔ اگر تم بھی غصّہ کروگی اور اسے بدنام کروگی تو بات بڑھ جائے گی۔ اور جتنا تم سے برتا تھا اتنا بھی نہیں رہے گا۔ پھر سوائے لڑائی جھگڑے کے اور رونے دھونے کے کچھ نہ ہوگا۔

۱۴۔ اپنے آدمی کو بس میں کرنے کی آسان تدبیر یہ ہے کہ اس کا کہنا مانا جائے جس طرف کو وہ چلائے چلے، پھر اس کی جان و مال سب تمہارے واسطے ہے۔

۱۵۔ اس کے ساتھ زبان درازی کرنا یا مقابلہ کرنا یا اس کی برابری کرنا بڑی غلطی ہے بھلا خیال تو کرو کہ تمہارا باپ رتبہ کے لحاظ سے کیا تمہارے برابر ہو سکتا ہے ہرگز نہیں تو شوہر کا رتبہ تو باپ سے بھی زیادہ ہے اللہ و رسول نے اس کا رتبہ تمہارے مقابلے میں بڑا بنایا ہے۔ رحمتِ عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "اس عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی کہ جس کا شوہر اس سے ناراض ہو (ترمذی)

شوہر کے والدین کے ساتھ برتاؤ کرنے کا طریقہ

اگر شوہر کے ماں باپ زندہ ہوں اُن کی خدمت کرنے میں اپنی عزت اور نیکنامی سمجھو وہ بھی رشتہ کے لحاظ سے اپنے ماں باپ ہی کے برابر ہیں۔ اسی طرح شوہر کے ماں باپ کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے بیٹے کی بیوی کو اپنی ہی بیٹی سمجھیں۔ ساس نندوں سے علیحدہ ہونے کی فکر نہ کرو کہ اُن سے فساد ہونے کی یہی جڑ ہے۔ گو آجکل اسی میں بہتری ہے کہ جب لڑکا اور اس کی بیوی جُدا رہنا چاہتے ہوں تو ماں باپ کو چاہیئے کہ ان کو خوشی کے ساتھ جُدا کر دیں مگر تم جُدا ہونے کی فکر نہ کرو اور دل کو یہ سمجھاؤ کہ جب وقت آئے گا جُدا ہونا ہی پڑے گا۔ اگر دنیا میں جُدا نہ ہوا کرتے تو یہ شہر اور گاؤں کہاں سے بس جاتے اور بے موقع الگ ہونے میں تکلیف بھی ہوتی ہے اور نقصان بھی ہو جاتا ہے۔ بعض جگہ ایسا ہوا ہے کہ لڑکی سیدھی سادی اکیلی دیکھ کر چوروں نے یا بدمعاش عورتوں نے مار ڈالا اور گھر کا سب روپیہ زیور اور سامان لوٹ لیا یا کوئی دھوکا فریب دے کر لڑکی ہی کو لے اڑی ہیں۔

بس بہتر یہی ہے کہ کنبہ کے ساتھ مِل جُل کر پیار و محبت سے رہ کر گذر کرے جو کام ساس یا نندیں کرتی ہوں تو اُن کے بے کہے اُن سے لے کر کر دیا کرو۔ اس برتاؤ سے ان کے دلوں میں تمہاری محبت ہو جائے گی۔ اور تمہاری تعریفیں کیا کریں گی۔ شوہر کے گھر دل لگا کر رہنا چاہیئے۔ اگرچہ نئی جگہ ہونے کی وجہ سے وہاں دل نہ لگے اور دل کو سمجھاؤ، ایسا نہ ہو کہ جب دیکھو بیٹھی رو رہی ہیں۔ جاتے دیر نہیں ہوئی اور آنے کا تقاضا شروع کر دیا۔ اگر وہاں کوئی بات تمہاری مرضی کے خلاف ہو تو ماں باپ

سے یا کسی اور سے اس کا ذکر نہ کرو۔ جن عورتوں سے میل جول کرنے کو شوہر یا اس کے ماں باپ منع کریں ان سے میل طاپ مت رکھو، جہاں تمہارے جانے کو وہ پسند نہ کریں وہاں ہرگز نہ جاؤ۔ ان کی اجازت کے بغیر نہ کہیں جاؤ اور نہ آؤ۔

پوری امید ہے کہ اگر تم نے اس برتاؤ پر عمل کیا تو انشاء اللہ تعالیٰ سب کی پیاری بن جاؤگی اور عزت و راحت سے زندگی گزرے گی۔ خدا کرے کہ ساس اور نندیں بھی سمجھدار بنیں تاکہ پیار و محبت سے رکھیں۔

ایک لڑکی کا مرنا اور عذابوں میں پھنسنا

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بڑھیا آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میری ایک لڑکی جوانی ہی میں مرگئی تھی بہت دن ہوگئے میں نے اس کو کبھی خواب میں نہیں دیکھا مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے کہ جس کی برکت سے میں لڑکی کو خواب میں دیکھ لوں۔

آپ نے فرمایا کہ تم جمعہ کی رات کو چار رکعت نفل نماز اس طرح پڑھو کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ والشمس ایک بار اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ واللیل ایک بار، اور تیسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ والضحیٰ ایکبار اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ الم نشرح ایک بار پڑھو اور نماز پڑھ کر سجدے میں جا کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ یا الٰہی میری لڑکی کو خواب میں دکھا دے اور پھر سو جانا انشاء اللہ تم اپنی لڑکی کو خواب میں دیکھ لوگی۔ بڑی بی نے یہ عمل کیا اور لڑکی کو خواب میں دیکھا۔ پھر وہ صبح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور رو رو کر کہنے لگی یا رسول اللہ آپکی برکت سے میں نے اپنی لڑکی کو خواب میں دیکھا، یا رسول اللہ وہ تو دوزخ کے بڑے بڑے عذابوں میں پھنس رہی ہے۔ میں اس کے حال سے نہایت بے چین ہوں۔ وہ میری بیٹی رو رو کر کہتی تھی کہ اے میری مہربان امی جان یہ میرا حال رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا دو کہ آپکی دعا اور برکت سے میں ان عذابوں سے نجات پاؤں اور میرے اس حال کی خبر عورتوں کو سنا دی جاوے کہ وہ میری طرح عذابوں میں نہ پھنسیں۔

حضورؐ نے فرمایا کہ جو عذاب تم نے اپنی بیٹی پر دیکھیں ہیں بیان کرو۔ بڑی بی رو رو کر کہنے لگی ؎

بولی وہ یا شافع یوم الحساب	دس طرح کے اس پر دیکھے ہیں عذاب
پہلے دیکھا میں نے اس کو یا نبی	آتش دوزخ میں جلتی ہے پڑی
پھر پوچھا میں نے اس کا باعث اس سے جا	یعنی تجھ کو کس لئے دوزخ ملا
یوں کہا اس نے مجھے اے پاکباز	ترک جو کرتی تھی سستی سے نماز

فرضِ حق جو میں نہ کرتی تھی ادا ۔۔۔ اس لئے مجھ کو ملی دوزخ میں جا

دوسرے یا حضرتِ احمد سنو ۔۔۔ ڈالتے تھے اس کے سر پر آگ کو

پوچھا میں نے اس سے یہ کیا ہے عذاب ۔۔۔ بولی مجھ سے تب وہ یوں با اضطراب

سر کو کھولے جو پھرا کرتی تھی میں ۔۔۔ دل جہاں چاہتا تھا جایا کرتی تھی میں

دیکھتے تھے سر کو نامحرم مرے ۔۔۔ ہے عذاب سخت سر پہ اس لئے

تیسرے دیکھا کہ سینے میں آگ کی ۔۔۔ لے کے ہاتھوں میں فرشتے یا نبی

ایک طرف سے کان میں کو اس کے ڈال ۔۔۔ دوسری طرف سے لیتے تھے اسکو نکال

پوچھا میں نے حال اس کا بھی بتا ۔۔۔ با دلِ پر درد اس نے یوں کہا

چغلیاں جو کیا کرتی تھی میں ۔۔۔ یہ گناہ سر پر لیا کرتی تھی میں

ایک کی میں بات کہتی ایک کو ۔۔۔ تاکہ پیدا باہمی تکرار ہو

اس لئے ہے آج مجھ پر یہ عذاب ۔۔۔ کیا کہوں جیسی کہ ہے حالت خراب

دیکھا یہ چوتھا عذاب اے مصطفٰے ۔۔۔ اس کو میں آنکھوں کے اندر برملا

آتشِ دوزخ ہیں بھرتے سر بسر ۔۔۔ پوچھا اس سے یہ بھی حال پُر ضرر

یوں کہا اس نے کہ میں دنیا میں واں ۔۔۔ دیکھتی تھی صورتِ نامحرماں

غیر مردوں سے جو نہ چھپتی تھی میں ۔۔۔ سامنے سب کے پھرا کرتی تھی میں

اس لئے ہے آج اس حق کا عتاب ۔۔۔ اس سبب سے ہوں گرفتارِ عذاب

پانچویں اسطرح سے دیکھا اسے ۔۔۔ آبلہ اک سیاہ اس کے منہ پہ ہے

جس سے اس کا منہ سارا چھپ رہا ۔۔۔ تھی عجب صورت کہوں کیا یا خدا

میں نے اس سے جو کیا دریافت حال ۔۔۔ یہ جواب اس نے دیا ہو پر ملال

تھے جو نامحرم نہ میں ان سے چھپی ۔۔۔ منہ چھپایا ان سے نہ میں نے کبھی

اس لئے ہے منہ کے اوپر آ بلا ۔۔۔ ہوں بہت سختی کے اندر مبتلا

اور چھٹے دیکھا اسے اس حال سے ۔۔۔ ہونٹ اسکے ہیں چھری سے کاٹتے

اور زباں کو اس کی گدی کی طرف ۔۔۔ کھینچتے ہیں یا رسولِ باشرف

پوچھا میں نے اس سے یہ کیا ہے عذاب ۔۔۔ یوں دیا اس مری دختر نے جواب

کہتی تھی جو اپنے شوہر کو برا ۔۔۔ اور تکلیف اس کو دیتی تھی سدا

اس کے کہنے پر نہ میں کرتی تھی کام
برخلافِ شوہر کرتی تھی مدام

اس لیے یہ آج میرا حال ہے
آہ اپنا ہی تو یہ اعمال ہے

ساتویں بس آگ کی زنجیر سے
ہاتھ پاؤں اس کے سب دیکھے بندھے

اور سر پر پڑتی تھی کوڑوں کی مار
پوچھا میں نے اس سے ہو کر غمگسار

کیا یہ حالت ہے تیری بیٹی بتا
با دلِ مضطر یہ پھر اس نے کہا

بے اجازت اپنے شوہر کی سدا
مال بے جا خرچ میں نے کر دیا

اس سبب سے یہ غضب مجھ پر ہوا
ہوں بہت سختی کے اندر مبتلا

آٹھویں دوزخ میں دیکھے سانپ دو
لپٹے ہوتے تھے اس کی چھاتی پہ جو

جو کیا دریافت میں نے اس کا حال
یہ جواب اس نے دیا ہو پُر ملال

غیر کے بچوں کو جو میں گاہ گاہ
بے حکم شوہر کے دیتی دودھ آہ

اس لیے یہ سانپ کاٹے صبح و شام
کاٹتے ہیں چھاتیوں کو لاکلام

اور نویں یا حضرت خیرالوریٰ
حال اس کا اس طرح دیکھا گیا

پیٹ اس کا ہر طرف سے سوج کر
ہو رہا ہے ڈھول جیسا سر بسر

پوچھا اس کا بھی سبب میں نے وہاں
یوں کیا اس نے رو رو خود بیاں

کھایا کرتی تھی جو میں مال حرام
جیسا مل جاتا تھا دنیا میں طعام

نیک و بد کا کچھ نہ کرتی تھی خیال
کھاتی تھی ہو مشتبہ یا ہو حلال

اس لئے اس پیٹ میں اے غمگسار
سانپ اور بچھو بھرے ہیں بے شمار

دسویں اس کو اس طرح دیکھا گیا
آگ کے تیروں کو لے کر یا مصطفےٰ

مارتے ہیں اس کے پیروں پر تمام
ہے عذابِ سخت یا خیرالانام

پوچھا میں نے اس سے یہ کیا حال ہے
یوں دیا اس کا جواب اس نے مجھے

بے اجازت اپنے شوہر کے کبھی
گھر سے باہر جو میں جاتی تھی چلی

سنتی تھی کہنا نہ شوہر کا ذرا
برخلاف اس کے رہتی تھی سدا

کرتی تھی جو اس کی مرضی پر نہ کام
اس لئے پایا ہے دوزخ میں مقام

یارسول اللہ پھر بیٹی میری
رو رو کر کے یوں کہنے لگی

عرض یہ کیجیو رسول اللہ سے
نائبِ حق دو جہاں کے شاہ سے

عورتوں کو حال میرا دیں سنا / جس طرح دیکھا ہے یاں پر ماجرا
تاکہ ایسی عادتوں سے وہ بچیں / مثل میرے وہ نہ آفت میں پڑیں
اور میری عرض یہ بھی کیجیو / خدمت حضرت میں لے مادرِ نکو
میرے شوہر کو بلا کر مصطفیٰ / کرا دیجئے معاف میری سب خطا
مجھ سے جو کچھ ہوگئے اس کے قصور / معاف وہ للّٰہ کرا دیجئے ضرور
پھر نبی نے اس کے شوہر کو بلا / سامنے اپنے بٹھا کر یوں کہا
بخشدے تو اپنی بیوی کی سب خطا / ہے عذابِ سخت میں وہ مبتلا
حسب فرمانِ رسول کبریا پر / معاف کی بیوی کی سب اس نے خطا
بڑی بی نے دوسرے دن پھر اسے / خواب میں دیکھا بڑی ایک شان سے
یعنی جنت میں ہے بیٹھی تخت پر / اور تاج موتی کا رکھا ہے اس کے سر
واسطے اس کے ہے واں موجود سب / ہر طرح کی نعمتیں عیش و طرب
دیکھ کر ماں کو کہا اے نیک نام / میرا پہنچانا تو حضرت کو سلام
اُن کی برکت سے ملی مجھ کو نجات / اور یہ درجہ ملا اے نیک ذات
مجھ سے شوہر جب میرا راضی ہوا / فضلِ حق سے تب ملی جنت میں جا
ورنہ اے مادر میں تا روزِ حساب / رہتی شدت سے گرفتارِ عذاب
عورتوں کو چاہیئے اے نیک نام / اس قصے کو سنیں دل سے تمام
خوف سے اللہ کے دل میں ڈریں / رات دن بس طاعتِ شوہر کریں
بی بیو اس حال پر اب غور کر / دل میں نیکی کو جگہ دو سر بسر

کام کی اپنے تم اب مختار ہو
عمل کر لو پھر تو بیڑا پار ہو

ایک نہایت مفید مشورہ

محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :-

دین کا علم سیکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے - اس مبارک حکم کی وجہ ظاہر ہے کہ جب دین کی باتوں کا علم نہ ہوگا - عبادت اور اطاعت دونوں صحیح طریقے سے ادا نہیں ہو سکتیں اس لئے مسلمان بھائیو اور بہنوں کی خدمت میں عرض ہے کہ آج کل دین کی باتوں کے سیکھنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک کتاب بہشتی زیور کے نام سے بہت مشہور ہے اور بڑی معتبر ہے اس کے گیارہ حصے ہیں - اس کو ہندوستان کے ایک عالیشان بزرگ عالم نے اُردو زبان میں لکھا ہے اور ہندوستان کے بڑے بڑے بزرگ عالموں نے اس کو پسند فرمایا ہے اور یہی اس کے معتبر ہونے کی دلیل ہے - اُس میں ضرورت کے موافق پاکی ناپاکی - وضو غسل - نماز - روزہ - حج - زکوٰۃ - لین دین - خرید و فروخت - مرنا جینا - کفن دفن - ملنا جلنا - رہنا سہنا - ماں باپ اور اولاد وغیرہ کے حقوق اور نکاح و طلاق وغیرہ کے تمام مسائل موجود ہیں جن کا سیکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اس کو خرید و پڑھو اور سنو - انشاء اللہ چند روز میں اُردو کے مولوی اور مولون بن جاؤ گے

کر چکا ہوں میں تو بس تبلیغ دین | آگے اس سے مجھ کو کچھ قدرت نہیں
خالق تاثیر ہے پروردگار | اس میں مجھ کو کچھ نہیں ہے اختیار

ہاں مگر تاثیر دے اس میں خدا
دل میں تیرے ہو اثر اس وعظ کا

صبر اور شکر کا بیان

آدمی پر دو حالتیں آتی ہیں ایک مرضی کے موافق ہوتی ہے ایسی حالت کو خدا کی نعمت سمجھنا اور دل میں خوش ہونا اور زبان سے خدا کی تعریف کرنا اور اس نعمت سے خدا کی عبادت اور اطاعت کرنا اور اس کی نافرمانی سے بچنا اس کو شکر کہتے ہیں اور خدا کی نعمتیں بہت سی ہیں جیسے خدا نے آرام اور سکھ دیا ہو - مال یا اولاد - عزت یا حکومت دی ہو تو ایسے وقت کا شکر یہ ہے کہ دماغ خراب نہ ہو - خدا کی یاد اور اس کے حکموں سے غافل نہ ہو - خدا کی نعمتوں کو یاد کرے غریبوں کو حقیر نہ جانے کسی پر ظلم نہ کرے - مال کو بری جگہ خرچ نہ

کرے۔ بُرے کام نہ کرے۔ غریبوں کی مدد کرے۔ فضول خرچی سے بچے۔ دوسری حالت مرضی کے خلاف ہوتی ہے جس سے دل کو غم اور فکر ہوتا ہے تکلیف ہوتی ہے ایسی حالت کو یہ سمجھے کہ اس میں میرے لئے کوئی بہتری ہے۔ خدا کی شکایت نہ کرے۔ اگر وہ خدا کا کوئی حکم ہو تو اس پر مضبوطی سے قائم رہے۔ جیسے رزق کی تنگی یا کوئی تکلیف یا غم ہو تو ہمت اور مضبوطی سے اس کی سہار کرے اور پریشان نہ ہووے اس کو صبر کہتے ہیں اور صبر کرنے کے موقع آدمی پر بہت سے آتے ہیں جیسے دین کے کاموں سے جی گھبراتا ہے اور بُرے کاموں کا تقاضا کرتا ہے یا حرام آمدنی کو چھوڑنا نہیں چاہتا یا کسی کا حق دبانا چاہتا ہے یا کسی کو ناحق تکلیف دینا چاہتا ہے تو ایسے وقتوں کا صبر یہ ہے کہ ہمت کر کے دین کے حکموں کو ادا کرے اور گناہوں کے کاموں سے بچے۔ چاہے جی کو کتنی ہی تکلیف ہو، کیونکہ بہت جلدی اس تکلیف کے بدلے آرام نصیب ہوگا۔ اور ایک موقع صبر کا یہ ہے کہ کوئی بلا آپڑے جیسے بیماری یا رزق کی تنگی یا کوئی دشمن ستا رہے یا کوئی عزیز مر جائے یا مال کا نقصان ہو جائے تو ایسے وقتوں کا صبر یہ ہے کہ مضبوطی سے اس حالت پر ثابت قدم رہے اور یہ سمجھے کہ میرے لئے اس میں بہتری ہے اور بے صبری کرنے سے تقدیر تو بدل ہی نہیں سکتی پھر بے صبری کر کے ثواب بھی کیوں کھویا جاوے اور سب سے بڑی بہتری ثواب ہی کو سمجھے۔ نہ خدا کی شکایت کرے اور نہ ہر وقت اس کو سوچا کرے بلکہ صبر کے ثوابوں کو یاد کیا کرے۔

صبر کرنے کے ثوابوں کا بیان

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے، اور جن لوگوں نے اللہ کی رضا مندی کے لئے دنیا کی تکلیفوں پر صبر کیا اور نمازیں پڑھیں اور اللہ کی دی ہوئی روزی میں سے چھپے اور ظاہر اس کی راہ میں خرچ کیا اور بُرائی کے مقابلے میں نیکی کرتے رہے تو یہ ایسے لوگ ہیں جن کی دنیا کا انجام اچھا ہے، یعنی آخرت میں اُن کے رہنے کے لئے جنت کے باغ ہیں جن میں وہ آپ بھی جائیں گے اور ان کے باپ دادا اور ان کی بیویاں اور اُن کی اولاد جو تابعدار ہوں گے وہ سب اُن کے ساتھ جائیں گے اور جنت کے ہر ہر دروازے سے فرشتے اُن کے پاس آ آ کر اُن سے سلام علیک کریں گے اور یہ بھی کہیں گے کہ دنیا میں جو تم صبر کرتے رہے تھے آج تم کو یہ اُسی صبر کا بدلہ ملا ہے۔ سبحان اللہ تمہاری دنیا کا بھی کیسا اچھا انجام ہوا۔ (سورۃ الرعد) اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے

اے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ مسلمانوں کو دنیا کے تمام نقصانوں اور تکلیفوں پر صبر کرنے والوں کو ہماری رضامندی کی خوشخبری سُنا دیجئے کیونکہ یہ لوگ ایسے ہیں کہ جب اُن پہ کوئی بلا آ پڑتی ہے تو یوں کہتے ہیں :۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ط

یعنی ہم اور ہماری اولاد اور مال وغیرہ سب اللہ ہی کے تھے ہیں اور ہم بھی اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اُن کے رب کی مہربانی ہے اور یہی لوگ سیدھے راستہ پر ہیں (سورۃ البقرہ)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کیسی عزت وشان ہے دنیا کی تکلیفوں پر صبر کرنے والوں کی، بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کا ساتھی اور مددگار ہے ۔

اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے :۔

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ط

یعنی جو لوگ دنیا کی تکلیفوں پر صبر کرتے ہیں ان کو بے شمار ہی بدلہ دیا جائے گا ۔

اور دستگیر بیکساں شفیع عاصیاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔

جس آدمی پہ کوئی صدمہ آ پڑے اور وہ صبرِ جمیل کرے تو اس کے لئے جنت ضروری ہے ۔ دریافت کیا گیا یا رسول اللہ صبرِ جمیل کیا ہے ۔ آپ نے فرمایا :۔

آنکھوں سے رونا اور زبان کو اللہ تعالیٰ کی شکایت سے روکنا یہ صبرِ جمیل ہے ۔

دیکھو ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ :۔

جب میں اپنے مسلمان بندے کے کسی پیارے کی جان لیتا ہوں پھر وہ بندہ یا بندی میرا حکم سمجھ کر صبر کرے تو میرے پاس اُس بندے اور بندی کے لئے جنت کے سوا اور کوئی بدلہ نہیں ہے اور جب کسی کا بچہ مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ تم نے اس سے ان کے دلوں کو صدمہ پہنچایا ۔ وہ کہتے ہیں ہاں ۔ پھر فرماتا ہے کہ وہ میرا بندہ اور بندی کیا کہتے ہیں ۔ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ آپ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کے حکم پر راضی ہیں اور یوں کہتے ہیں ۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ط

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو ! اُن نا بعدار بندوں کے لئے جنت میں ایک محل بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو ۔ یعنی ہمارے دیئے ہوئے غم پر ہماری تعریف اور صبر کرنیوالوں کا گھر (ترمذی)

مسلمان بھائیو اور دین کی بہنوں! دُنیا کے اس جیل خانہ میں چاہے کوئی جان کا صدمہ پہنچے یا مال کا سب میں گناہ معاف ہوتے ہیں درجے بلند ہوتے ہیں اور صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور بیشمار ثواب ملتا ہے: ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے حکم میں راضی رہنا چاہیئے۔

دوستوں کو اپنے وہ رسوا کرے
دشمنوں کو دیں ہزاروں نعمتیں
دوستوں کو اپنے رنج و تعب دے
روتے روتے ہے بصر یعقوب ہو
کربلا میں قُرَّۃُ الْعَیْنِ نبی
ظالموں کے ہاتھ سے یوں ہوئے شہید
ہو حسن کا زہر سے ٹکڑے جگر
عقل سے برتر خدائی ہے تری
جو کہ تو کرتا ہے برحق ہے بجا

دشمنوں کا جو کہیں کہنا کرے
رزق و صحت عیش صد ہا راحتیں
مبتلا ہوں امتحاں کے واسطے
طُعمہِ کرماں تنِ ایوب ہو
لعل زہرا کا حسین ابن علی
اور اپنا کام دل پادے یزید
دشمنانِ حق کو ہو یوں کرّو فر
سمجھ سے باہر خدائی ہے تری
عقل اس کی سمجھ کو پہنچے گی کیا

مانتا ہوں میں خداوندی تری
جانتا ہوں تجھ کو عیبوں سے بَری

صبر کرنیوالے بغیر حساب کے جنّت میں جائینگے

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

قیامت کے دن یہ اعلان کیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ جس کا قرضدار ہو وہ حاضر ہو جائے لوگ کہیں گے ایسا کون ہے کہ جس کا اللہ قرضدار ہو۔ فرشتے جواب دیں گے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں تکلیف دی تھی اور اس تکلیف سے اُن کو صدمہ پہنچا تھا اور اُن کے آنسو نکلے تھے مگر انہوں نے اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر صبر کیا تھا اللہ تعالیٰ اُن کا قرضدار ہے اور دُنیا میں جو وعدے صبر کرنے والوں کے لئے کئے تھے آج پورے کرے گا۔ یہ اعلان سن کر بہت سے لوگ مرد اور عورتیں جمع ہو جائیں گے۔ فرشتے اُن کے اعمال نامہ دیکھیں گے جن کی بے صبری نکلے گی ان کو دُور کر دیں گے اور جن کا صبر دیکھیں گے اُن کو اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے سایہ میں کھڑا کر کے عرض کریں گے کہ:۔

اے رب تیری تکلیفوں پر صبر کرنے والے حاضر ہیں۔ حکم ہوگا کہ ان سب کو طوبیٰ کے

درخت کے سایہ میں کھڑا کر دو کہ ہم پہلے اپنے نور کی روشنی سے ان غم کے ماروں کے دلوں کو ٹھنڈا کریں بس اُن کے دلوں کو ٹھنڈک پہنچائی جائے گی پھر حکم ہو گا۔ اے صابر بندو! ہم نے تم کو دنیا میں ذلیل کرنے کے لئے تکلیفیں نہیں دی تھیں بلکہ اس لئے دی تھیں کہ آج کے دن تمہارے درجے بڑھائیں بس آج ہم اُن غموں اور تکلیفوں کے بدلے تمہارے گناہ معاف فرماتے ہیں اور تم کو دوزخ کے عذاب سے بری کرتے ہیں۔ تم نے دنیا میں صبر کر کے ہم کو خوش کیا تھا آج ہم تم کو خوش کریں گے اور بے شمار نعمتیں دیں گے۔ پھر غریبوں سے فرمائے گا۔ اے میرے غریب بندو! میں نے تم کو دنیا میں ذلیل کرنے کے لئے غریبی نہیں دی تھی بلکہ تمہارا حساب تھوڑا کرنے کے لئے اور آج کے دن تمہارا رتبہ بڑھانے کے لئے غریبی کو پسند کیا تھا اور آج تمہاری یہ عزت اور شان ہے کہ ہم نے تم کو بخشدیا اور جن لوگوں نے دنیا میں تمہاری مدد اور خدمت کی تھی تم اُن کو بھی بخشوا سکتے ہو۔ پھر اُن بندوں سے فرمائے گا جنہوں نے اپنے بچوں کے مرنے پر صبر کیا تھا کہ اے صابر بندو! اگر ہم تمہارے بچوں کی موت لوح محفوظ میں نہ لکھتے اور تمہارے دلوں کو زخمی نہ کرتے تو آج تم کو یہ درجے نہ ملتے۔ صبر کرنے کی وجہ سے ہم تم سے خوش ہیں اور اب تم اپنے بچوں کو ساتھ لے کر بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اب تم نہ کبھی مرو گے اور نہ کوئی غم اور تکلیف دیکھو گے۔ پھر اسی طرح اللہ تعالیٰ اندھے لنگڑے۔ کوڑھی۔ بیمار وغیرہ مصیبت کے مارے ہوؤں سے فرمائے گا اور سب غم زدہ لوگ مرد اور عورتیں اپنے اپنے رتبے کو دیکھ کر خوش ہوں گے کوئی بادشاہ ہو گا، کوئی نواب جیسا ہو گا۔ کوئی امیر اور رئیس جیسا ہو گا۔ فرشتے ان کو بُراق یعنی جنتی گھوڑوں پر سوار کریں گے اور بڑی عزت اور شان سے جنت کے دروازے پر لے جائیں گے جو لوگ اُس قیامت کے میدان میں حساب دینے کے واسطے رُکے کھڑے ہوں گے وہ اُن کی یہ عزت شان دیکھ کر کہیں گے کہ یہ لوگ نبی ہیں یا شہید ہیں۔ فرشتے جواب دیں گے یہ وہ لوگ ہیں جن کو دنیا میں تکلیفیں دی گئیں مگر ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر صبر کیا تھا اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے تابعدار رہے تھے یہ جواب سُن کر وہ لوگ بڑے افسوس سے کہیں گے کیا اچھا ہوتا کہ ہم بھی تابعداری کرتے اور دنیا میں تکلیفیں اٹھاتے بلکہ ہماری کھال قینچیوں سے کاٹی جاتی کہ آج ہم کو بھی یہ عزت ملتی اور حساب دینے کی مصیبت سے چھُٹ جاتے۔ پھر فرشتے جنت کا دروازہ کھٹ کھٹائیں گے۔ جنت کا بڑا فرشتہ رضوان پوچھے گا کون ہو۔ فرشتے کہیں گے صابر لوگ آئے ہیں، دروازہ کھولدو۔ وہ کہے گا کہ ابھی ترازو کھڑی نہیں کی گئی اور نہ حساب وکتاب کا دفتر کھلا ہے پھر یہ لوگ حساب دینے سے پہلے کیسے آگئے۔ فرشتے کہیں گے کہ صابر لوگوں سے حساب کتاب نہیں لیا جائے گا بس رضوان جنت کا دروازہ کھول دے گا اور صابر لوگ بڑی عزت و شان کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائیں گے (منتخبہ زواجر بلفظہٖ)

فائیدہ۔ مسلمان بھائیو! اور بہنو، مسکینو، بیکسو غریبو غمزدو، محتاجو۔ دیکھو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہاری

کیسی عزت اور شان ہے مگر آجکل ہماری یہ حالت ہے کہ جہاں کوئی تکلیف پہنچی تو ایسے پریشان ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر اعتراض کر دیتے ہیں، شکایت کرتے ہیں کہ ہم کو کس مصیبت میں پھنسا دیا، یہانتک کہ نماز تک چھوڑ دیتے ہیں جیسے ایک شخص بڑا نمازی، پرہیزگار مشہور تھا اس کی بھینس مر گئی اس کے لڑکے نے خبر دی کہ باپو جس کی نماز بڑھا کرتا ہے اس نے ہماری بھینس مار دی، کہنے لگا کہ اچھا اس نے بھینس تو ماری دی کا ہے میں بھی اصل ماں باپ کا ہوں گا تو اب ساری عمر نماز نہیں پڑھوں گا۔ اور وضو کا پانی گرا کر وہ جاہل کہتا ہے کہ لے پڑھوا لے نماز بھینس کے مارنیوالے، بھلا دیکھو تو کچھ ٹھکانہ ہے اس جہالت کا کہ ذرا سی دیر میں ساری دینداری اور پرہیزگاری ختم کر دی اور خدا کا عذاب سر پر لے لیا، بس دکھ سکھ میں صابر و شاکر رہو، اللہ اور رسول کے حکم پر مضبوطی سے چلتے رہو۔

دُعاء

یا الٰہی مجھ کو صبر و شکر دے
کر بہت ہی صابر و شاکر مجھے

دے مجھے اپنی قضا پر تو رضا
حکم سے اپنے مجھے راضی بنا

دل سے میں تقدیر کا تابع رہوں
حکم سے تیرے کبھی غافل نہ ہوں

دے مجھے صبر جمیل اے ذوالجلال
کر نہ دے مضطر مجھے رنج و ملال

صبر سے یا رب رہیں کر تر بستر
کر ہمارا خاتمہ اسلام پر

سختیاں دنیا کی جھیلیں لاکھ ہم
راہ دیں سے پر نہ ڈگمگائے قدم

اپنی طاعت کا وہ حصہ دے رہیں
باغ جنت میں جو پہنچا دے رہیں

بین کر کے رونے کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

وہ آدمی ہم میں سے نہیں ہے جو کسی کے غم میں سر کے بال منڈائے اور کپڑے پھاڑے اور منہ پیٹے اور شور مچائے (بخاری و مسلم) فائدہ

بین کر کے رونا اور شور مچانا۔ سر اور منہ اور چھاتی پیٹنا۔ کافروں کا اور دنیا سے محبت رکھنے والوں کا طریقہ ہے۔ مسلمانوں کو ایسا نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بین کر کے رونے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ بین کر کے رونے والے مرد ہوں یا عورتیں

اُن پر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔ اور قبر میں اُن کی صورتیں کُتّے کی سی ہو جاتی ہیں اور بین کرکے رونے سے مرنے والے کو یہ عذاب ہوتا ہے کہ اس کی قبر میں دوزخ کی طرف سے کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور کالے سانپ اس کو آکر لپیٹ جاتے ہیں اور وہ مرنے والا رو رو کر کہتا ہے کہ یہ عذاب مجھ پر کیوں آیا۔ فرشتے کہتے ہیں کہ یہ عذاب تیرے گھر والے تجھ کو پہنچا رہے ہیں کہ تیرے مرنے پر وہ اللہ تعالیٰ سے ناراض ہیں اور بین کرکے روتے ہیں اور شور مچاتے ہیں اور گویا اللہ تعالیٰ سے لڑائی کرتے ہیں۔ پھر وہ مرنے والا کہتا ہے کہ بین کرکے رونا اور شور مچانا یہ اُن کا گناہ ہے اس میں میرا کیا قصور ہے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ تو نے اپنے گھر والوں کو کیوں نہ بتلایا تھا کہ میرے مرنے پر اللہ تعالیٰ سے لڑائی نہ کرنا اور بین کرکے نہ رونا کہ بین کرنا حرام ہے (زواجر ہندی)

مسلمانو! بین کرکے رونا چھوڑ دو کیوں اپنے پیارے مرنے والے کو دُکھ پہنچاتے ہو، ہاں دل سے آنکھوں سے جتنا دل چاہے رو لو اس کی اجازت ہے بلکہ ثواب ملتا ہے۔

بلا اور مصیبت میں فرق

بلائیں سب پر آتی ہیں، نبی ہو یا ولی۔ امیر ہو یا فقیر اور بلاؤں پر صبر کرنے والوں کو بے شمار ثواب ملتا ہے جیسے گناہوں کا معاف ہونا۔ درجے بلند ہونا۔ اللہ تعالیٰ کا خوش ہونا اور یہ سب سے بڑی نعمت ہے بلاؤں کی پہچان یہ ہے کہ جس پر وہ آتی ہیں وہ ان کو مضبوطی سے برداشت کرتا ہے ثابت قدم رہتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم پر راضی رہتا ہے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے اور توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تابعداری پہلے سے زیادہ کرنے لگتا ہے تو یہ بلا ہے۔ امتحان ہے۔ آزمائش ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر آیا کرتی ہیں اور مصیبت جس پر آتی ہے وہ بے چین اور سخت پریشان ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی شکایت کرتا ہے۔ نڈر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تابعداری سے بھاگتا ہے اچھے لوگوں سے وحشت اور نفرت کرتا ہے جیسے کہ مصیبت سے پہلے نافرمان تھا ویسا ہی رہتا ہے۔ توبہ نہیں کرتا۔ گناہوں کی معافی نہیں مانگتا۔ یہ مصیبت ہے۔ سزا ہے۔ عذاب ہے اور اس قسم کی مصیبت اُسی پر آتی ہے جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہوتا ہے خوب سمجھ لو۔ اگر اللہ و رسول کی تابعداری کرتے ہوئے بھی کوئی غم یا تکلیف آ پڑے تو یہ بلا ہے۔ امتحان ہے، اور اگر نافرمانی کرتے ہوئے ہر طرح کا آرام ہو اور مال و دولت ہو تو یہ مہلت ہے۔ سزا ہے عذاب ہے اور یہ عذاب اس لئے آیا کرتے ہیں تاکہ لوگ توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور تابعداری کرنے لگیں۔ اب کھرے کھوٹے کو خود سمجھ لو۔

مسئلہ تقدیر اور غم کرنے کی تدبیر

تقدیر پر ایمان لانا فرض ہے اور اس کے بارے میں بحث کرنا حرام ہے کیونکہ آدمی کی کمزور عقل تقدیر کا بھید اور اس کی حکمت نہیں سمجھ سکتی بس جتنا اللہ و رسول نے بتلا دیا ہے اسی پر عمل کرنا چاہیئے۔ ہادیٔ برحق حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں کہ جس کا مکان جنت یا دوزخ میں نہ لکھا گیا ہو۔ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ پھر ہم اپنے لکھے ہوئے پر یقین کیوں نہ کریں یعنی تقدیر کے سامنے کوئی عمل کرنا بے فائدہ ہے بس جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے ہو جائے گا آپ نے فرمایا کہ عمل کئے جاؤ۔ اس لئے کہ ہر ایک آدمی کو وہی بات آسان ہوتی ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے بس جو خوش قسمت ہوگا وہ جلدی سے اچھے کاموں کو اختیار کرے گا اور جو بد قسمت ہوگا وہ جلدی سے بُرے کاموں کو اختیار کرتا ہے (بخاری ما لابد) اس حدیث شریف سے صحابہ یہ سمجھے کہ تقدیر کے آگے عمل کرنا بیکار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو۔ تدبیر کرنا، عمل کرنا۔ تقدیر کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کہ عالم اسباب ہے جو چیزیں پیدا کی ہیں۔ ان میں ایک دوسرے سے تعلق بھی رکھا ہے اور اپنی حکمت کے موافق ایک دوسرے کا سبب بنایا ہے جیسے آنکھ دیکھنے کا سبب ہے اور کان سننے کا سبب ہے۔ زہر موت کا سبب ہے اسی طرح اچھے کام کرنا جنت کے ملنے کا سبب ہے اور بُرے کام کرنا دوزخ میں جانے کا سبب ہے۔ کاروبار۔ محنت مزدوری۔ تجارت و زراعت وغیرہ کرنا رزق ملنے کا سبب ہے۔ اور کوئی ان کو تقدیر کے خلاف نہیں سمجھتا۔ حالانکہ رزق تقدیر میں لکھا ہوا ہے پھر بھی اس کے حاصل کرنے میں تدبیریں اور کوششیں کون نہیں کرتا اس سے معلوم ہوا کہ اچھے کام کرنا اور بُرے کاموں سے بچنا تقدیر کے خلاف نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی آفت نہ دنیا میں آتی ہے اور نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر وہ جو کتاب لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے پہلے اس سے کہ ہم دنیا میں جانوں کو پیدا کریں۔ یہ اللہ کے نزدیک آسان کام ہے (سورہ حدید)

یہاں تک تو تقدیر کے مسئلے کا بیان ہے آگے اس کی حکمت بتلاتے ہیں کہ یہ مسئلہ تقدیر کا تم کو اس لئے بتلایا گیا ہے کہ تم کو کسی فوت اور ضائع ہونے والی چیز پر غم نہ ہو اور کسی حاصل ہونے والی چیز پر ایسی فرحت نہ ہو کہ اترا جاؤ۔ کیونکہ ہر فرحت اچھی نہیں ہوتی بلکہ اچھی فرحت وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا ہو جیسا کہ قارون کے قصے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ؕ

یعنی جب قارون کو اس کی برادری نے کہا کہ اے قارون تو مال و دولت کی خوشی میں اترا مت کیونکہ سچی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ دیکھ لو قارون کو مال و دولت کی خوشی میں اترانے کی کیا سزا ملی۔ تو تقدیر کا مسئلہ تم کو اس لئے بتایا گیا ہے کہ آفتوں میں جب کسی چیز کے فوت اور ضائع ہونے سے تم کو کوئی غم اور تکلیف پہنچے تو وہ غم اور تکلیف زیادہ نہ بڑھے اور نعمت و فرحت میں اتراتے نہیں کیونکہ تقدیر کا ماننے والا یہ سمجھے گا کہ جو کچھ مال و دولت حاصل ہوا ہے اس میں میرا کیا اختیار ہے میرے ہنر یا کمانے سے نہیں ہوا بلکہ تقدیر میں اسی طرح لکھا ہوا تھا پھر غرور کرنے اور اترانے کی کیا بات ہے ایسا آدمی کبھی نہ اترائے گا اور نہ دنیا سے محبت کرے گا۔ بس یہی راحت و آرام کی چیز ہے دیکھنے میں بھی آتا ہے کہ جن لوگوں کو مال و دولت کے زیادہ آنے سے فرحت اور خوشی ہوتی ہے تو اس کے جانے کے وقت اُن کو ویسا ہی رنج و غم ہوتا ہے۔

صاحبو! یقین کرلو کہ جیسی قوت تقدیر کے ماننے سے ہوتی ہے اور کسی چیز سے نہیں ہوسکتی۔ چاہے کوئی کتنی ہی طاقت کی چیزیں کھائے مگر اس بوٹی کے سامنے سب بیکار ہیں۔ یقین جانو تقدیر کا ماننا دل کو نہایت مضبوط کردیتا ہے ایسا آدمی ثابت قدم رہتا ہے کیونکہ جب کوئی غم کی بات آئے گی تو وہ کہے گا کہ یہ تو تقدیر میں تھی ٹلنے والی نہیں تھی پھر خدا کے لکھے ہوئے حکم سے ناراض ہو کر اپنی آخرت بھی کیوں خراب کروں اور ایسے آدمی کے دل میں یہ بات آتی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ضرور کوئی حکمت ہے اور میرے لئے بہتر ہی ہے۔ قرآن و حدیث میں جو رنج و غم کے بدلے ثواب آئے ہیں اگر کوئی اُن کو سوچے تو انشاء اللہ تعالیٰ کتنا ہی بڑا غم ہو، کم ہو جائے گا۔

دیکھو! چھوٹے بچے کی موت میں ایک بڑی حکمت یہ ہے اگر کوئی سمجھے کہ چھوٹے بچے کے مرنے پر غم کے ساتھ ایک بات غم کے کم کرنے اور مٹانے کی بھی ہے۔ لوگوں کو اولاد کے بڑے ہونے کی خوشی محض اس لئے ہے کہ اُن کا جی بہلا جاتا ہے ورنہ اُن کو کیا خبر ہے کہ یہ بڑا ہوکر کیسا نکلے گا۔ ماں باپ کی راحت کا سامان ہوگا یا وبال جان ہوگا پھر وہ بڑا ہوکر مرے تو یہ خبر نہیں کہ وہ ماں باپ کو آخرت میں کچھ نفع دے گا یا خود ہی سہارے کا محتاج ہوگا اور بچپن میں مرنے والے بچے معصوم ہوتے ہیں اور وہ بہت کام آنے والے ہیں اُن میں یہ شک بھی نہیں کہ دیکھئے آخرت میں یہ خود کس حال میں ہوں کیونکہ معصوم تو بخشے ہوئے ہوتے ہیں وہ آخرت میں ماں باپ کے کام آئیں گے

حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بچے جنت میں جانے سے پہلے آخرت میں بھی بچے ہی رہیں گے اور اُن کی عادتیں بھی بچوں ہی کی سی رہیں گی وہی ضد کرنا اور اپنی بات پر اڑ جانا بسر ہو جانا مگر یہ حالت جنت میں داخل ہونے سے پہلے ہوگی پھر جنت میں پہنچ کر باپ بیٹے سب برابر ایک عمر اور ایک قد کے ہو جائیں گے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ بچے اڑ جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم جنت میں نہ جائیں گے جب تک ہمارے ماں باپ کو ہمارے ساتھ نہ کیا جائے۔ ہم تو اُن کو ساتھ لے کر جنت میں جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ لے ضدی بچو، خدا سے ہٹ کرنے والو جاؤ اپنے ماں باپ کو بھی جنت میں لے جاؤ۔ اس وقت خوش خوش

جنت میں اپنے ماں باپ کے ساتھ جائیں گے تو یہ بےگناہ بچے اللہ تعالیٰ سے بھی آپ کی بخشش کے لئے ضد کریں گے اور اگر بچہ بڑا ہو کر مرجائے تو حضرت خضرؑ کا قصہ یاد کرکے دل کو سمجھا لو کہ نہ معلوم اس میں کیا حکمت ہوگی۔ ممکن ہے کہ یہ اور زندہ رہتا تو دین کو خراب کر لیتا یا دنیا میں وبال جان ہو جاتا اگر کسی کے بالکل ہی اولاد نہ ہو وہ یہ سمجھے کہ میرے لئے اسی میں حکمت ہے نہ معلوم اولاد ہوتی تو کس کس آفتوں میں پھنس جاتے۔ حاصل یہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ اولاد دے اس کے لئے یہی اچھا ہے اور جس کو نہ دے اُس کے لئے یہی اچھا ہے اور جس کو دے اور دے کر چھین لے اس کے لئے یہی بہتر ہے۔ بس تقدیر کے مسئلے پر یقین کرنے سے غم کم ہو جاتا ہے اور صبر آجاتا ہے جس کی وجہ سے حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا صحابیہ نے کامل صبر فرمایا اور اپنے شوہر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو بھی صابر بنایا۔ اُن کا قصہ حدیث شریف میں اس طرح ہے کہ اُن کا ایک بچہ بیمار رہتا حضرت طلحہؓ باہر سے آکر اس کا حال پوچھا کرتے تھے۔ ایک دن اس کا انتقال ہو گیا اور شام کو حضرت طلحہؓ آئے تو حضرت اُمّ سلیم نے اُن پر ظاہر نہیں کیا کہ بچے کا انتقال ہو گیا ہے کہ سن کر پریشان ہوں گے اور پریشانی میں کھانا نہ کھا سکیں گے بلکہ جب انہوں نے دریافت کیا کہ بچہ کیسا ہے تو یہ جواب دیا کہ اب تو آرام ہے سکون ہے۔ یہ جھوٹ نہیں تھا کیونکہ موت سے بڑھ کر کیا آرام ہوگا جس کے بعد حرکت بھی نہیں ہو سکتی۔ یہ سن کر انہوں نے کھانا کھایا۔ رات کو بیوی کی طرف میلان بھی ہوا۔ بیوی نے بے حد صبر کیا کہ اس سے بھی انکار نہ کیا جب صبح ہوئی تو کہا کہ میں تم سے ایک مسئلہ پوچھتی ہوں۔ بھلا اگر کسی نے ہم کو کوئی چیز امانت کے طور پر دی ہو پھر بعد میں وہ اپنی امانت کو واپس لینا چاہے تو کیا کرنا چاہیئے۔ حضرت طلحہؓ نے جواب دیا کہ یہی چاہیئے کہ جب مالک اس کو لینا چاہے تو بڑی خوشی سے واپس کر دیا جائے۔ حضرت اُمّ سلیمؓ نے کہا تو پھر اپنے بچے کو صبر کرو اور خوشی کے ساتھ اس کے دفن کا سامان کرو۔ کیونکہ خدا نے اپنی امانت لے لی ہے۔ حضرت طلحہؓ خفا ہوئے کہ تم نے رات ہی کیوں نہ خبر کی۔ کہا کیا ہوتا رات کو دفن کرنے میں تکلیف ہوتی اور تم رات بھر پریشان ہوتے۔ کھانا بھی نہ کھاتے اس لئے رات کو خبر نہیں کی۔ حضرت طلحہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور سارا قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اُمّ سلیمؓ کا یہ کام بہت پسند آیا اور میں امید کرتا ہوں کہ آج کی رات کے عمل سے تم دونوں کو اللہ تعالیٰ بڑی برکت والی اولاد عطا فرمائے گا۔ آپ کے فرمانے کے موافق حضرت عبداللہ بن طلحہؓ پیدا ہوئے کہ جو بڑے عالم بڑے سخی اور بڑے مالدار اور صاحب اولاد تھے۔ تو حضرت اُمّ سلیم نے سچ فرمایا کہ یہ اولاد اللہ کی امانت ہے جب وہ لینا چاہے خوش ہو کر خدا کے حوالے کر دینا چاہیئے۔ اس پر شاید کوئی سوال کرے کہ یہ امانت ہے تو پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی محبت کیوں دی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ بچہ پل سکے کیونکہ بغیر محبت کے اس گُو کے ڈھیر کو پالنا مشکل ہے اسی لئے غیر کی اولاد کا پالنا بہت دشوار ہے اور جب بچہ پل جاتا ہے تو محبت میں بھی کمی ہونے لگتی ہے یہی وجہ ہے کہ بڑے بیٹے

کے ساتھ ویسی محبت نہیں ہوتی جیسی چھوٹے کے ساتھ ہوتی ہے غرض اولاد کو بھی خدا کی چیز سمجھو کر اس کی امانت ہے چند روز ہمارے پاس ہے پھر اس کے مرنے پر زیادہ غم نہ ہوگا زیادہ پریشانی کی جڑ یہی ہے کہ تم اُن کو اپنی چیز سمجھتے ہو اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آسمان وزمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے۔ زندہ کرنا اور مارنا اسی کے اختیار میں ہے وہ جب چاہے اور جس حالت میں چاہے سب کچھ کر سکتا ہے تم اس میں کوئی دخل نہیں دے سکتے۔ تقدیر کے مسئلے میں یہی بتلایا گیا ہے کہ اس پر عمل کرنے سے غم کی جڑ کٹ جائے گی۔ ہاں طبعی غم ہوگا مگر وہ دیر تک نہیں رہے گا اور طبعی غم یعنی محبت اور جُدائی کی وجہ سے جو ہوتا ہے اس میں ہمارے لئے حکمتیں ہیں بڑی حکمت یہ ہے کہ غم سے تمنائیں ٹوٹ جاتی ہیں دنیا میں ایک اندھیرا نظر آتا ہے اور دماغ میں سے تکبر نکل جاتا ہے۔ اپنا مرنا بھی یاد آتا ہے صبر کرنے پر ثواب مل جاتا ہے گناہ معاف ہو جاتے ہیں درجے بلند ہوتے ہیں خُدا کی رضا حاصل ہوتی ہے ورنہ طبعی غم تو ایسا ہے کہ اس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر قرآن پر عمل کرنے والا اور صبر کرنے والا کون ہوگا مگر طبعی غم آپ کو بھی ہوا۔ آپ نے اپنے صاحبزادے کے انتقال پر فرمایا کہ :-

اے ابراہیم ہم کو تمہاری جدائی کا غم ہے اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور حق پرستی کی بڑی دلیل ہے کہ آپ نے اپنے غم کو ظاہر فرما دیا بنا ہوا صوفی اور مولوی ایسے موقع پر کبھی یہ نہ کہے گا کہ مجھے غم ہوا بلکہ بناوٹ کر کے غم کو چھپائے گا مگر سچوں کی یہ شان نہیں وہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ط

یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی یار و مددگار نہیں۔ اس فرمان میں یہ بتلایا گیا ہے کہ بس سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے محبت رکھو اور اُسی کی تابعداری کرو اور اُسی کی یاد دل میں بساؤ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ سے پوری محبت ہوگی تو اور چیزوں کے جُدا ہو جانے پر زیادہ غم نہ ہوگا اور ایسا آدمی یہ سمجھے گا کہ میرے مالک اور میرے پیارے کا یہی حکم ہے مجھ کو اس پر راضی رہنا چاہیئے اور یہ کہے گا اے میرے خدا ؎

سمایا ہے نظروں میں میری جب سے تو | جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے
نکل جائے دم تیرے حکموں کے نیچے | یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

گلستاں میں جاکے ہر گُل کو دیکھا
تیری ہی سی رنگت تیری ہی سی بُو ہے

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھاؤ جس کا ذریعہ ہے تابعداری کرنا اور اللہ تعالیٰ کے سوا جتنی چیزیں ہیں سب سے محبت کم کر دو پھر دنیا اور آخرت کی راحت تمہارے ہی لئے ہے اگر تنگدستی اور فاقہ بھی

ہوگا تب بھی تم کو راحت ملے گی یہ تو دنیا میں آرام ہوگا اور دنیا سے سفر کرتے ہوئے یہ حالت ہوگی کہ فرشتے جنت کی خوشخبری سنائیں گے جس سے ہر نیک بندے کو اپنے اصلی گھر میں جانے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے اسی لئے جانے کو جلدی لے جانے کا حکم ہے اب سمجھ لو یہ موت کیسی خوشی کی ہوگی اور قبر میں یہ ہوگا کہ جنت کی طرف سے کھڑکیاں کھل جائیں گی۔ وہاں بھی فرشتے خوشخبریاں سنائیں گے اور قیامت کے میدان میں یہ حال ہوگا کہ ان کو بڑی گھبراہٹ کے وقت قیامت میں زندہ ہونے کے غم میں نہ ڈالے گی اور قبر سے نکلتے ہی فرشتے اُن کی تعظیم کریں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کا دن کافر کے لئے پچاس ہزار برس کا ہوگا اور تابعدار مسلمانوں کو ایسا معلوم ہوگا جیسے فرض نماز کا وقت آیا اور گیا۔ پلصراط پر گذرتے ہوئے دوزخ یہ کہے گا کہ اے پکے ایمان والے جلدی پار ہو جا کہ تیرے نور کی ٹھنڈ نے میری آگ کی تیزی کو بجھا دیا۔ بتلایئے یہ پاکیزہ زندگی اچھی ہے یا یہ دنیا پھنسی اچھی ہے کہ فنا ہونے والی اور جدا ہونے والی چیزوں میں ہم پھنسے پڑے ہیں بس اگر دنیا کو اچھی چاہتے ہو اور مرنے کے بعد راحت اور آرام چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ سے تعلق اور محبت پیدا کرو۔ اور اس کے حاصل کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ کسی کامل پیر کا دامن پکڑ لو اور اپنے کو اس کے سپرد کر دو اور اس کے کہنے پر عمل کرتے رہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ پھر تمہارے لئے دنیا میں بھی آرام اور آخرت میں بھی عزت و راحت ہے جنت ہے۔ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر و شکر

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ط یعنی اے ہمارے بندو تم ہمارے نبی ایوب کے حالات پڑھو اور صبر و شکر کرنے کا طریقہ سیکھو۔ حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اور آپ کی والدہ حضرت لوط علیہ السلام کی اولاد میں تھیں اور آپ کی بیوی حضرت بی بی رحمت حضرت یوسف علیہ السلام کی پوتی ہیں آپ کے بارہ بیٹے تھے اور بارہ ہی بیٹیاں تھیں اور آپ کے یہاں پانچسو ہلوں کی کھیتی ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر طرح کی نعمت مال و دولت اور اولاد عطا کی تھی۔ اونٹ، بکری، گائے بیل وغیرہ سب کچھ دے رکھا تھا۔ آپ بڑے شکر گزار اور سخی خیر خیرات کرنے والے تھے عبادت اتنی کرتے تھے کہ فرشتوں میں بھی آپ کی شہرت ہوگئی کہ ایوبؑ اللہ تعالیٰ کے بڑے شکر گزار ہیں آپ کی عبادت اور شکر گزاری سے شیطان حسد میں بھر گیا اور کہا کہ اے رب ایوبؑ کی شکر گزاری کا میں قائل نہیں کیونکہ وہ مالدار ہے غریبی میں عبادت کرے تب میں سمجھوں گا کہ وہ شکر گزار ہے مجھے اس کے مال پر اختیار دے حکم ہوا کہ تجھ کو اختیار دیا۔ شیطان نے اپنے سپاہیوں کو جمع کیا اور کہا کہ تم اپنی اپنی طاقت بیان کرو۔ سب نے اپنی اپنی طاقت بیان کی کسی کی طاقت کو پسند نہ کیا پھر ایک سپاہی نے کہا کہ میں زمین سے آگ کی چنگاریاں اور شعلے نکال سکتا ہوں۔ شیطان نے کہا بس جو

کہ میں چاہتا ہوں تیرے ہی بس کا ہے اسی وقت جا اور ایوبؑ کے تمام جانوروں کو جلا دے اس نے جا کر ایک ایسی پھونک ماری کہ زمین سے آگ کے شعلے نکل پڑے اور تمام جانور اونٹ بکری بیل وغیرہ جل کر راکھ ہو گئے پھر شیطان نوکر کی صورت میں ہو کر آیا اور حضرت ایوبؑ سے کہا کہ حضرت تم جس خدا کی عبادت کرتے ہو اس نے آسمان سے آگ بھیج کر تمہارے سب جانور جلا دیئے۔ آپ نے فرمایا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝

سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں وہی سب چیزوں کا مالک ہے جب چاہے دیدے اور جب چاہے لے لے۔ شیطان یہ صبر و استقلال کا جواب سن کر پریشان ہو گیا۔ پھر آ کر اپنے شطونگڑے سپاہی کو بھیجا اور ہرے بھرے کھیت اور باغات کو اس نے جلا دیا۔ پھر آیا اور حضرت ایوبؑ سے کہا کہ حضرت جس خدا کی تم عبادت کرتے ہو آج اس نے تمام اناج کے کھیت اور باغات آگ بھیج کر جلا دیئے اب تم کو چاہیئے کہ اس کی عبادت چھوڑ دو آپ نے فرمایا الحمد للہ میں اپنے مالک واحدہٗ لاشریک کے حکم پر راضی ہوں سب چیزیں اسی کی ہیں جب چاہے لے لے

آہ! ایوبؑ نے ثابت قدم نام کو بھی آیا نہیں چہرے پہ غم
سجدۂ شکر خدا میں گر گئے کر کے نفرت اس لعیں سے پھر گئے
کچھ شکائت اور نہ شکوہ لب پہ تھا بلکہ زباں پر تھا وہی ذکرِ خدا
ہو کے فارغ سجدۂ معبود سے پھر یوں ابلیس سے کہنے لگے
کیوں نہیں تجھ کو جلایا آگ نے کیوں نہیں تجھ کو ستایا آگ نے

اے لعیں شاید کہ تو شیطان ہے
تو ہی بے شک دشمنِ انسان ہے

جب شیطان نے دیکھا کہ یہ میرا مکر و فریب نہ چلا اور اس قدر نقصان پر بھی وہی عبادت اور شکر گزاری ہے پھر اللہ تعالیٰ سے کہا کہ یہ تو باہر کے نقصان تھے میں اُن کی شکر گزاری جب جانوں گا کہ ان کا دل اولاد کی طرف سے زخمی ہو۔ مجھے ان کی اولاد پر اختیار دے۔ حکم ہوا کہ جا تجھ کو اختیار دیا۔ شیطان نے اسی وقت آ کر آپ کے مکان کو الٹ دیا اور سب لڑکے لڑکیاں دب کر مر گئے اور سب مال و اسباب غرق ہو گیا شیطان یہ دُکھ بھرا کام کر کے پھر مسجد میں آپ کے پاس آیا اور کہا کہ تم جس خدا کی عبادت میں لگے ہوئے ہو اس نے تمہارا مکان گرا دیا اور سب مال و اولاد کو غرق کر دیا۔ یہ خبر دل کو ہلا دینے والی سُن کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور زبان سے فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِنَّا لِلّٰهِ۔ سب تعریفیں اور خوبیاں خدا کے لئے ہی ہیں میری جان اور اولاد وغیرہ کا مالک وہی ہے جب چاہتا ہے دیتا ہے اور جب چاہے لے لیتا ہے میں اس

کے حکم پر راضی ہوں اور خدا کی طرف سے شیطان کو کہا گیا۔

اے لعین دیکھا مرے بندے کا حال — کچھ ہوا اس کو کسی شے کا ملال
کیا نہیں ثابت قدم دیکھا اُسے! — ذاکر و شاغل نہیں پایا اُسے
اُف نہیں کی اس نے کیا، صابر رہا — کیا عبادت میں مری حاضر رہا

اے لعین اب بھی تجھے آیا یقیں
ذاکر و شاکر کوئی اس سا نہیں

یہ جواب سن کر شیطان نے کہا کہ میں ایسے صبر و شکر کو نہیں مانتا ان کو اپنی جان کی تکلیف ہو تو میں جانوں کہ یہ شاکر و ذاکر ہیں اب مجھے ان کی جان پر اختیار دے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ جا تجھ کو اختیار دیا مگر ان کی زبان اور دل پر تیرا اختیار نہ ہوگا۔ شیطان آپ کے پاس آیا دیکھا کہ آپ سجدے میں پڑے ہیں تو مردود زمین میں گھسا اور آپ کی ناک مبارک میں ایک ایسی پھونک ماری کہ تمام بدن میں پھنسیاں نکل آئیں اور خارش پیدا ہو گئی اور خون خراب ہو گیا، کھجانے کی وجہ سے ناخن نہ رہے پھر لکڑی اور لوہے کی کسی چیز سے کھجاتے یہاں تک کہ تمام بدن کا گوشت پھٹ گیا خون اور پیپ بہنے لگا اور بدبو پھیل گئی اور بدن میں ایک ایک بالشت کے کیڑے پڑ گئے جب کیڑے کاٹتے تو آپ درد کی تکلیف سے فرماتے۔ یَا رَبِّیْ یَا رَبِّیْ اے میرے پلنے والے، اے میرے پلنے والے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب آتا لَبَّیْکَ یَا عَبْدِیْ لَبَّیْکَ یَا عَبْدِیْ یعنی اے میرے صابر بندے میں تیرے پاس ہوں۔ میں تیرے پاس ہوں۔ آپ اس جواب سے بہت خوش ہوتے اور درد کی تکلیف بھول جاتے۔ کہتے ہیں کہ آپ کے جسم شریف میں بارہ ہزار کیڑے پڑ گئے تھے۔ جب کیڑا زخم سے نیچے گرتا آپ اس کو اٹھا کر پھر اس کی جگہ پر رکھ دیتے کہ یہ بے جگہ ہو کر پریشان نہ ہو اللہ اکبر نبوت تیری شان۔ کتنا سخت امتحان۔ سننے والے بھی حیران۔

ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا گیا کہ اے ایوبؑ تمہارے بدن میں جتنے کیڑے ہیں سب ہمارا ذکر کرتے ہیں اور اس ذکر کا ثواب تم کو دیا جاتا ہے یہ خوشخبری سن کر آپ بہت خوش ہوئے روزانہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مزاج پرسی کے لئے حضرت جبرائیلؑ آتے تھے جب آپ کے زخموں سے خون پیپ بہنے لگا اور بدبو پیدا ہو گئی تو بی بی رحمت کا دل گھبرایا اور کہا

اے نبی اے صاحب مال و منال — کیا سے کیا آپ کا ہوا جاتا ہے حال
مال بھی رخصت ہوا اور اولاد بھی — آئی نوبت اب تمہاری جان کی

کاش وہ رکھے ہمیں ثابت قدم
کس طرح دیکھوں آہ یہ درد و غم

آپ نے فرمایا اے غمخوار اللہ کے نبی اور نیک بندے امتحان میں بڑی بڑی تکلیفیں اٹھایا کرتے ہیں دیکھو تمہارے دادا یعقوب علیہ السلام کتنی مدت تک یوسف علیہ السلام کے غم میں روتے رہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے اور امتحان میں پورے اترے۔ حضرت یوسف علیہ السلام ایک خوفناک کنوئیں میں ڈالے گئے پھر تیرہ ۱۳ سال قید رہے اور امتحان میں پاس ہوئے۔ اے رحمت ہم کو بھی چاہئے کہ امتحان میں ثابت قدم رہیں اور فرمایا میرے بدن سے پیپ خون بہتا ہے اور بدبو پیدا ہو گئی ہے یہ مسجد پاک جگہ ہے مجھے کسی اور جگہ لے چلو۔ بی بی رحمت ایک چبوترے پر لے آئیں۔ زخموں کی بدبو سے لوگ گھبرا گئے اور بی بی رحمت سے کہا کہ اس بیمار کو باہر جنگل میں لے جاؤ ورنہ ہم ان کو پتھروں سے مار ڈالیں گے۔ آپ نے ان کی بے رحمی دیکھ کر بی بی رحمت سے فرمایا کہ بہتر یہی ہے کہ تم باہر بستی سے دور مجھے لے چلو۔ یہ لوگ مجھ کو بہت جلدی بھول گئے یہ کسی قسم کی مدد نہیں کر سکتے تم اس طرح کرو کہ بستی سے باہر جا کر راستے میں بیٹھ جاؤ۔ اگر مسافر راستہ میں ملیں تو ان کو بلا لاؤ، وہ مجھے یہاں سے اٹھا کر باہر لے جائیں گے۔ بی بی رحمت راستے پر پہنچیں کہ دو جوان مسافر آئے اُن سے فرمایا کہ اے جوانو کچھ اس دکھیا کی بھی مدد کرو گے۔ کہا ضرور کریں گے۔ فرمایا میرے شوہر سخت بیمار ہیں ان کو اٹھا کر یہاں باہر کوڑے پر پہنچا دو۔ جوانوں نے کہا بی بی جی تمہارے شوہر کا کیا نام ہے اور وہ کون ہیں۔ فرمایا وہ اللہ کے نبی ایوبؑ ہیں جوانوں نے کہا ؎

آہ ! وہ ایوب وہ پیغامبر | وہ خلیل اللہ کا نورِ نظر
چل بتا اے صالحہ وہ ہیں کدھر | جان بھی قربان ہے ایوبؑ پر

دونوں جوان بی بی رحمت کے ساتھ آئے اور حضرت ایوبؑ کو سلام کیا اور آپ کو وہاں سے اُٹھا کر بستی کے باہر ایک کوڑے کے ڈھیر پر پہنچا دیا اور سلام کر کے چلے گئے آپ نے بی بی رحمت سے فرمایا کہ یہ دونوں جوان فرشتے جبرائیل اور میکائیل تھے جو اللہ کے حکم سے نبیوں کی خدمت اور مدد کو زمین پر آیا کرتے ہیں پھر آپ نے بی بی رحمت سے فرمایا کہ اے غمخوار تم میرے ساتھ کیوں تکلیف اٹھاتی ہو، میں تم کو خوشی سے اجازت دیتا ہوں کہ جہاں تمہارا دل چاہے چلی جاؤ اور آرام کرو۔ انہوں نے فرمایا اے اللہ کے نبی اور میرے سر کے تاج یہ آپ کی مہربانی ہے کہ میری تکلیف کو پسند نہیں کرتے لیکن قیامت کے روز خدا کو کیا جواب دوں گی۔ جب وہ فرمائے گا کہ عیش و آرام میں تو ہمارے بندے کے پاس رہی اور تکلیف میں چھوڑ کر الگ ہو گئی۔ میں تو اپنی زندگی کو آپ پر قربان کر دوں گی۔ آپ یہ جواب سن کر بہت خوش ہوئے آپ سات برس اسی کوڑے پر پڑے رہے اور جو کچھ کھاتے پیتے وہ پیپ بن کر بہہ جاتا مگر زبان اور دل سے اللہ کی یاد میں لگے رہتے۔ بی بی رحمت محنت مزدوری کر کے ایک آدھ روٹی لاتیں خود بھی کھاتیں اور آپ کو بھی کھلاتیں

مزدوری یہ تھی کہ لوگوں کے دروازوں پر جا کر کہتیں اے گھر والو کوئی مجھ سے پانی بھروالے، کوئی مجھ سے جھاڑو دلوالے۔ کوئی مجھ سے اناج پسوالے۔ کوئی مجھ سے برتن اور کپڑے دھلوالے اور اس کے بدلے ایک روٹی دے دے۔ شیطان دشمن انسان کو اب بھی چین نہ پڑی اور ایک بزرگ صورت میں بن کر بستیوں میں پھر کر لوگوں سے کہہ پھرا کہ اس عورت کو اپنی بستی میں نہ آنے دو اور اس سے کوئی کام نہ لو اس کا آدمی کوڑھ کی بیماری میں بیمار ہے اس پر خدا کا غضب ہے اور یہ اپنے ہاتھوں سے اس کا خون پیپ صاف کرتی ہے ایسا نہ ہو کہ وہ مرض تم کو بھی لگ جاوے لوگوں نے یہ بات سن کر بی بی رحمت کو دھکے دے کر بستی سے باہر نکال دیا اور سب بستی والوں نے کہا کہ خبردار جو پھر یہاں آئی آپ روتی ہوئی حضرت ایوبؑ کے پاس آئیں اور آپ سے کہا

بنتِ یوسف زوجۂ ایوبؑ کو — نورِ دیدہ دخترِ یعقوب کو

قوم نے صد حیف دھکے دے دیئے — ایسے وہ اللہ سے بے ڈر ہوئے

کچھ نہ کھایا ترس اک لاچار پر

کچھ نہ آیا رحم اک بیمار پر

آپ نے فرمایا اے رحمت ہمارا امتحان ہے۔ صبر کرنے کا مقام ہے۔ گھبرایا نہیں کرتے اللہ تعالیٰ صابروں کے ساتھ ہے۔ صبر کا بدلہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو بہت جلدی آرام اور خوشی دیکھو گی اب اس کوڑے پر میرا دل نہیں لگتا۔ بستی سے دور کہیں جنگل میں جھونپڑی بناؤ اور وہاں لے چلو۔ بی بی رحمت نے درختوں کی شاخوں سے اور پتوں سے کچھ سایہ سا بنا لیا اور یہ انتظار تھا کہ کوئی مسافر آئے کیونکہ بستی کے آدمی سب دشمن تھے اور حضرت ایوبؑ خود بیٹھ نہیں سکتے تھے یہ پریشانی دیکھ کر فرشتے بھی گھبرا گئے۔ فرشتوں نے عرض کی اے ربِ کریم ہم کو اجازت ہو تو رحمت کی مدد کریں۔ چار فرشتوں کو حکم ہوا کہ جاؤ ہماری تابعدار بندی کی مدد کرو۔ فرشتے آدمی کی صورت میں آئے اور انہوں نے حضرت ایوبؑ کو اٹھا کر جھونپڑی میں لٹا دیا۔ وہ فرشتے کہنے لگے کہ یہ اللہ کے نبی ہیں اور جنت میں بادشاہ ہوں گے مگر اس دنیائے فانی میں یہ ٹوٹی ہوئی حالت ہے فرشتے آپ کو سلام کر کے روتے ہوئے رخصت ہو گئے آپ نے فرمایا بی بی رحمت یہ وہ فرشتے تھے جو جنت میں میری کوٹھیوں کے دربان ہوں گے آپ سات روز کے فاقے سے بیہوش ہو گئے بی بی رحمت آپ کو چادر اوڑھا کر ایک بستی میں گئیں اور ہر دروازے پر کہتیں، اے گھر والو، اللہ کے نبی ایوبؑ فاقے سے بیہوش ہیں کوئی ایک روٹی ان کو دے دو۔ اور اللہ سے جنت لے لو۔ سب گھر والے جواب دیتے کہ دور ہو جا یہاں کھڑی بھی نہ ہو۔ آپ بے امید ہو کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئیں کہ اتنے میں شیطان ایک بزرگ آدمی کی صورت میں آیا اور کہا اے رحمت تیرا شوہر ایوبؑ اور تیرے باپ دادا کا یہ نام ہے تم سب

لگ پہلے بڑے دولت والے تھے اور اب تم محتاج ہوگئے اور ایوبؑ بیمار ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ آسمان والے خدا کی عبادت کرتے ہیں اس خدا کا اختیار آسمانوں پر ہے اور یہاں زمین پر میں خدا ہوں یہاں میرا اختیار ہے اور ایوبؑ میرا کہنا نہیں مانتے میری عبادت نہیں کرتے اس لئے میں نے غصہ میں آکر ان کو اور ان کے کنبہ کو تباہ اور برباد کر دیا۔ تمہاری پریشانی پر مجھے رحم آتا ہے۔ لو یہ بکری کا بچہ لے جاؤ اور آسمان والے خدا کا نام لے کر اس کو ذبح نہ کرنا اور پکا کر ایوبؑ کو کھلا دینا اور پھر میری قدرت کا تماشا دیکھنا کہ گوشت کھاتے ہی تندرست ہو جائیں گے آپ غم اور فاقے کی وجہ سے بے حواس تھیں۔ شیطان کے دھوکے میں آگئیں اور یہ سمجھیں کہ یہ شخص جو غیب کی باتیں بتلاتا ہے تو ممکن ہے زمین پر اسی کا اختیار ہو۔ بکری کا بچہ لے آئیں اور سب قصہ حضرت ایوبؑ سے بیان کیا۔ آپ کو بہت غصہ آیا اور فرمایا اے رحمت کیا تو نہیں جانتی کہ زمین و آسمان اور مخلوق کا خالق اور مالک وہی ایک خدا ہے اور اسی کو سب اختیار ہے۔ وہی مارتا ہے وہی جلاتا ہے۔ وہی ہنساتا ہے وہی رلاتا ہے۔ وہی بیماروں کو شفا دیتا ہے اور یہ تو شیطان تھا۔ اسی بے ایمان کے دھوکے سے حضرت آدمؑ اور حوا علیہم السلام جنت سے نکالے گئے۔

بی بی رحمت شرمندہ ہوئیں اور کہا واقعی مجھ سے غلطی ہوئی میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتی ہوں آپ نے فرمایا اے رحمت یہ بتلاؤ کہ ہم عیش و آرام میں کتنی مدت رہے کہا اسی برس۔ آپ نے فرمایا کہ تکلیفوں میں کتنا زمانہ گزرا۔ کہا اٹھارہ برس۔ آپ نے فرمایا پھر تو تم نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں بے انصافی کی۔ اس کی بھیجی ہوئی تکلیفوں پر کم سے کم اسی برس تو ہم کو صبر کرنا چاہیئے۔ آج سے میں تمہارے ہاتھ کی کوئی چیز نہ کھاؤں گا اور اپنے ایک سچے خدا کی قسم اگر میں اچھا ہوگیا تو تمہاری اس غلطی پر سو کوڑے ماروں گا پھر آپ اس سخت پریشانی کی حالت میں بہت گھبرائے کہ اب شیطان بی بی رحمت کے ذریعے سے میرا ایمان خراب کرنا چاہتا ہے اور بے چین ہو کر یہ دعا کی ؎

آپڑی ہے مجھ پہ سختی اے خدا — کس سے میں چاہوں مدد تیرے سوا
سب سے بڑھ کر رحم والا ہے تو ہی — دکھ میں بے کس کا سہارا ہے تو ہی
مانگتا ہوں میں تجھ سے تیری پناہ — شر سے شیطانوں کے ہر دم یا الٰہ

مجھ کو شیطانوں کی چھیڑوں سے بچا
مجھ پہ وہ غالب ہونہ جائیں اے خدا

آپ یہ دعا مانگ ہی رہے تھے کہ جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا سلام اور پیغام لائے کہ اے ایوبؑ! تم بڑے صابر و شاکر بندے ہو ہم تم سے بہت خوش ہیں تم نے دعا کی اور ہم نے قبول

کی۔ اب تم اپنی ایڑی زمین پر مارو اور ہماری قدرت کا تماشہ دیکھو۔ آپ نے ایڑی ماری اور پانی اُبل کر جاری ہوگیا اور ذرا سی دیر میں پانی کا چشمہ بھر گیا۔ حضرت جبرائیلؑ نے فرمایا کہ آپ اس پانی میں غسل کریں اور پئیں آپ نے غسل کیا اور خوب پیاس بھر کر پانی پیا۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے صحت یاب ہوگئے اور نہایت حسین و جمیل نوجوان بن گئے اور تمام بدن چاندی کی طرح چمکنے لگا اور وہ بارہ ہزار کیڑے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے بدن سے باہر ہوگئے اور سب سونے کے بن گئے پھر حضرت جبرائیلؑ نے آپ کو جنتی کپڑے پہنائے اور کھانے کو جنت کا ایک سیب دیا۔ آپ نے آدھا کھایا اور آدھا بی بی رحمت کے لئے رکھا وہ اس وقت روٹی کی تلاش میں گئی ہوئی تھیں۔ آخر بھوکی پیاسی لوٹ آئیں۔ آپ کو جھونپڑی میں نہ پایا تو نہایت پریشان ہو کر ادھر اُدھر تلاش کرنے لگیں حضرت جبرائیلؑ نے پوچھا کہ بی بی تم کس کو دیکھ رہی ہو۔ فرمایا میں اپنے بیمار کو دیکھتی ہوں خدا جانے اُن پر کیا گزری انہوں نے کہا یہاں تو کوئی بیمار نہیں ہے آپ بے چین ہو کر رونے لگیں حضرت ایوبؑ نے فرمایا کہ تم اپنے بیمار کو پہچانتی ہو کہا ہاں جس وقت وہ جوان تھے آپ جیسے تھے۔ آپ نے فرمایا ؎

غم نہ کر رحمت نہ گھبرا دل میں تو — میں ہی ایوبؑ ہوں اے نیک خو
فضل مجھ پر کر دیا اللہ نے — پہلے سے بہتر کر دیا اللہ نے
ہوگئی اب رحمتِ پروردگار — نعمتیں اب اس نے دیں بیشمار

شکر کس منہ سے ادا اس کا کروں
کر دیا ابلیس کو جس نے زبوں

یعنی اے غمخوار اور تابعدار بیوی اپنا دل خوش کرو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ذرا سی دیر میں مجھ کو صحت بخشی اور دوبارہ جوانی عطا کی۔ امتحان میں پاس کر دیا اور میرے دشمن شیطان کو شکست دی۔ ہار دی اور وہ ظالم اپنی مراد کو نہ پہنچا۔ لو یہ جنت کا سیب کھاؤ۔ بی بی رحمت سیب کھانے سے نوجوان شہزادی بن گئیں۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے فرمایا کہ بی بی رحمت کی غلطی پر جو قسم کھائی تھی وہ اس طرح پوری کیجئے کہ سو جھاڑو کے تنکوں کو مٹھی میں لو اور بی بی رحمت کے بدن سے لگا دو بس قسم پوری ہو جائے گی یہ ہلکی سی تدبیر اس لئے منظور ہوئی ہے کہ بی بی رحمت سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہے آپ نے اللہ کے اس حکم کے موافق قسم کو پورا کر دیا بس تابعداری اور صبر کا تاج بی بی رحمت کے سر پہ ہے اُن کی فضول چوک معاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی سب اولاد اور باندی غلام دوبارہ زندہ کر دیئے اور دو چند اولاد اور مال و دولت اور کل سامان عطا فرمایا۔ تین رات اور تین دن سونے کی ٹڈیاں

برسیں اور ہمیشہ کے واسطے آپ صابر و شاکر مشہور ہوئے اور آپ کا ذکر مبارک صابر و شاکر لوگوں کے لئے رہبر بنا اور اللہ تعالیٰ نے فرمادیا وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ

یعنی لے ہمارے بندو ، ہمارے پیغمبر ایوبؑ کے حالات پڑھو اور صبر و شکر کرنے کا طریقہ سیکھو، چار سو برس کی عمر شریف پاکر آپ نے وفات پائی اور بی بی رحمت کی خدمت اور تابعداری اور صبر کا کمال نیک بی بیوں کے لئے ایک بہترین نمونہ بنا۔ ان مبارک حالات میں اگر کوئی سمجھے تو بڑے بڑے فائدے حاصل ہو سکتے ہیں جیسے رنج وغم اور آفت میں زیادہ پریشان نہ ہونا۔ بلاؤں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور امتحان سمجھنا اور اس کی یاد اور تابعداری میں لگے رہنا۔ شیطان کے دھوکوں میں نہ آنا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو مددگار نہ سمجھنا۔ مضبوطی سے اپنے دین اور ایمان پر قائم رہنا۔ بیویوں کو اپنے مردوں کی خدمت اور تابعداری کرنا ہر تکلیف میں ان کا ساتھ دینا۔ خدا کی نافرمانیوں سے بچنا ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے حکم پر راضی رہنا۔ انشاء اللہ تعالیٰ پھر دیکھنا کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی کتنی رحمتیں برسیں گی۔

شیطان کے دوست اور دشمن

ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو حکم دیا کہ تو ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور اُن کی باتوں کا جواب دے۔ شیطان آپ کو ملا اور کہا خدا نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے آپ نے فرمایا کہ ہم مسلمانوں میں کون لوگ تیرے دوست ہیں اور کون دشمن ہیں۔ کہا پندرہ قسم کے یہ لوگ میرے دشمن ہیں۔

۱۔ سب سے بڑے دشمن تم ہو۔ ۲۔ اور بادشاہ انصاف کرنے والا اور اس میں اہل ریاست اور سب حاکم آگئے ۳۔ وہ مالدار جو اپنے کو اور دل سے چھوٹا سمجھے ۴۔ جو آدمی تجارت کرتا ہو اور سچ بولتا ہو۔ ۵۔ وہ عالم اور نمازی جو خدا سے ڈرتا ہو ۶۔ وہ آدمی جو لوگوں کو دین کی باتیں سکھلاتا ہو ۷۔ وہ آدمی جو لوگوں پر رحم کرتا ہو۔ ۸۔ جو آدمی خدا کے سامنے توبہ کرتا ہو ۹۔ جو حلال کھاتا ہو اور حرام کمائی سے بچتا ہو ۱۰۔ جو پیشاب وغیرہ ناپاکی سے بچتا ہو اور پاک صاف رہتا ہو۔ ۱۱۔ جو خیرات کثرت کرتا ہو ۱۲۔ جو اچھی عادتیں رکھتا ہو۔ ۱۳۔ جو لوگوں کو نفع بہت پہنچاتا ہو ۱۴۔ جو قرآن ہمیشہ پڑھتا ہو۔ ۱۵۔ جو تہجد کی نماز پڑھتا ہو۔

اور یہ دس قسم کے لوگ میرے دوست ہیں وہ میرے ہیں اور میں اُن کا ہوں۔

۱۔ بادشاہ ظالم جو لوگوں پر ظلم کرے اور اسی میں اہل ریاست اور سب حاکم آگئے ۲۔ وہ مالدار مسلمان جو اپنے کو بڑا سمجھتا ہو ۳۔ جو اپنا مال جھوٹ بول کر دھوکہ فریب سے بیچتا ہو کم تولتا اور کم ناپتا ہو ۴۔ شراب پیتا ہو۔ ۵۔ غیبت چغلی کرتا ہو ۶۔ جو نیک کاموں سے دکھاوا کرتا ہو ۷۔ جو یتیموں کا مال کھاتا ہو ۸۔ ہمیشہ

وقت پر نماز نہ پڑھتا ہو ۹۔ جو زکوٰۃ نہ ادا کرتا ہو ۱۰۔ جو دنیا کی حرص زیادہ کرتا ہو۔

بس اے محمد یہ لوگ میرے پیارے ہیں اور بڑے درجے کے دوست ہیں یہ کہہ کر شیطان نافرمان بھاگ نکلا فائدہ۔ مسلمان بھائیو اور بہنو! عقل کی بات سمجھ کا ہے کہ شیطان کو اپنا دشمن سمجھو اور اللہ و رسول کی نافرمانی سے بچو کوئی برا کام نہ کرو کہ شیطان کے دوست بن جاؤ ؎

اتنی غفلت ترک کر مسلم خدا کے واسطے
فکر کر کچھ تو بھلا روزِ جزا کے واسطے

حرص و غصہ بغض و کینہ غیبت و مکر و فریب
رات دن کرتا ہے عمرِ بے وفا کیواسطے

پڑھ کے تو قرآن کو کچھ جمع کر لے اب ثواب
قبر پر کون آئے گا پھر فاتحہ کے واسطے

حق کی نافرمانیوں سے باز آ تو باز آ
آگ دوزخ کی بھڑکتی ہے سزا کیواسطے

کام دوزخ کے کرے اور جنت کا ہے امیدوار
قصرِ جنت تو بنا ہے پارسا کے واسطے

یاالٰہی اپنی ذات کبریا کے واسطے
سرورِ عالم محمد مصطفےٰ کے واسطے

دل کو میرے الفتِ دنیا سے کر دے پاک صاف
تا مرے سب کام ہوں تیری رضا کے واسطے

مسلمان کو عیش و آرام جنت میں ملے گا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

اے خطاب کے بیٹے عمرؓ! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ ہمارے لئے آخرت میں آرام ہوگا۔[1] فائدہ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے کوئی کپڑا اس پر بچھا ہوا نہیں تھا اور چٹائی کے نشان آپ کی کمر مبارک پر پڑ گئے تھے اور سر کے نیچے چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی میں نے عرض کی یا رسول اللہ روم دنارس اور ایران کے بادشاہ خدا کی عبادت نہیں کرتے کافر ہیں لیکن خداتعالےٰ نے ان کو مال و دولت اور عیش و آرام بہت کچھ دیا ہے۔ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی امت پر یعنی مسلمانوں پر رزق کشادہ کرے تب آپ نے فرمایا کہ اے عمرؓ! تم کس خیال میں ہو مسلمان کو مناسب نہیں کہ اس دنیائے فانی کے عیش و آرام کی آرزو کرے اس لئے کہ مسلمان کے آرام کرنے کی جگہ جنت میں ہے اور کافروں کو دنیا میں آرام ہے دنیا ان کے لئے جنت ہے اور آخرت میں ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور دنیا مسلمان کے لئے جیلخانہ ہے ظاہر ہے کہ جیل خانہ میں آرام نہیں ہوتا (بخاری و مسلم)

[1] اور کافروں کو دنیا میں آرام ملتا ہے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ کافروں کی دولت اور عیش و آرام دیکھ کر مسلمان کو رال نہ ٹپکانی چاہیئے۔ بلکہ مضبوطی سے اللہ و رسول کے حکموں پر چل کر اپنی آخرت بنائے ؎

واسطے دنیا کے کیوں اے بے خبر | ٹھوکریں کھاتا پھرے ہے در بدر
آخرت کے کار سے غافل نہ ہو | دولتِ دنیا پہ تو مائل نہ ہو
خواب سے سر کو اٹھا اور آنکھ کھول | بد و نیک کو عقل میں اپنی تول
یہ آخر کو جان تن سے ہوگی جدا | تیرا کون ہے پھر خدا کے سوا
غنیمت سمجھ لے جو ہے زندگی | تو خدا کی اس میں کر بندگی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے | یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
ہے یہ جنت واسطے کفار کے | ظالم و فساق و بد اطوار کے

اور مومن کو ہے زندان یہ جہاں
عیش و آرام زنداں میں کہاں

بعض مسلمان ایسے بھی ہیں جو کافروں کی خوش حالی اور مال و دولت دیکھ کر رال ٹپکاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کافروں کے بارے میں یہ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو۔ تم کو کافروں کے مال اور اولاد حرص اور دھوکے میں نہ ڈالیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دنیا کیوں بنا رکھی ہے ان کی دنیا اچھی نہیں بنا رکھی، بلکہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ ان کافروں کو دنیا کی زندگی میں مال اور اولاد کی وجہ سے گرفتار عذاب ہی رکھے اور یہ دنیا ہی کے مزوں میں رہ کر کفر ہی کی حالت میں مر جاویں (سورۃ التوبہ) فائیدہ

اللہ تعالیٰ کے فرمان کے موافق دیکھنے میں بھی آتا ہے کہ کافر لوگ دن رات اسی دھن میں لگے رہتے ہیں اور خوب مال کو جمع کرتے ہیں اور بڑے بڑے محلات اور کوٹھیاں اور باغات وغیرہ بنواتے ہیں اور آخر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ایک دن راکھ کا ڈھیر ہو جاتے ہیں۔ مسلمان کو سبق حاصل کرنا چاہیئے ؎

دیکھ فرماتے ہیں خیر البشر | جو کوئی دنیا کے فانی چھوڑ کر
دین کو دل سے کرے ہے اختیار | خود بخود دنیا ہوا اُس پر نثار
کام اس کے دنیا و دین کے تمام | ہوتے ہیں آسان اے نیک نام
جس نے کی دنیا مقدم دین پر | وہ ہوا خوار و تباہ خستہ جگر

ہو گیا اس شخص پر قہر خدا
جو ہوا دنیا کے ذُلی پر مبتلا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتبۃ الفریدیۃ

مزید کتب حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ الفریدیۃ چینل میں جوائن ہو کر صدقہ جاریہ کی نیت سے لنک کو شیئر کریں مکتبۃ الفریدیۃ چینل میں کل کتابیں ایک لاکھ پچاس ہزار سے زیادہ کتابیں ہر موضوع پر کتابیں دستیاب ہے اس لئے چینل میں شامل ہو کر اپنے دوست احباب کو شامل ہونے کی دعوت دیں شکریہ

فقط والسلام

منجانب مکتبۃ الفریدیۃ